DEPARTMENT/OFFICE

Draft Letter / Memorandum / Telegram

No.

1. Date of Despatch

2. List of Enclosure

راہِ اِرم

مجموعۂ نوحہ جات و سلام

[illegible]

مصنفۂ ادیم [illegible]

وقف بحق مکتبۃ العلوم کراچی بجانب سید [illegible] علی جعفری

خادمِ قوم زین الدّین۔ کراچی

ملنے کا پتہ :۔ تہذیب بک ڈپو۔ نورانی بلڈنگ کیمبل اسٹریٹ کراچی

قیمت :۔ بارہ آنے

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے دینی بھائیوں میں سے ہر شخص اتنا تو ضرور جانتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السّلام نے اپنی قربانی سے اسلام کو بچالیا۔ دنیا پر یہ ثابت کردیا کہ دنیاوی بادشاہت خلافتِ رسول نہیں ہے۔ بلکہ رسول کے خلفائے حقیقی وہ مقدس ملک صفت انسان ہیں جو مظہرِ اخلاق وصفاتِ الٰہیہ ہیں۔ اگر امامِ مظلوم اور ان کے اہلِ حرم ایسے شدید مصائب نہ اُٹھاتے اور اتنا عظیم الشان ہنگامہ درد برپا نہ کرتے تو تمام اہلِ عالم ظالم وخطاکار فاسق وفاجر بادشاہوں کو نائبِ رسول سمجھ لیتے اور اُن کے اعمالِ قبیحہ اور افعالِ شنیعہ مسلمانوں میں رائج ہوکر اگر جزوِ مذہب نہیں تو مذہباً جائز تو ضرور ہو جاتے حلالِ خدا حرام اور حرامِ خدا حلال ہو جاتا۔ لہٰذا یہ امر سورج کی طرح روشن ہے کہ سیدہ کی گود کے پالے رسول کے کاندھوں پر چڑھنے والے کا اپنے ننھے ننھے بچوں کا خون پانی کی طرح بہتا دیکھنے سے یہ مقصد تھا کہ مسلمانوں میں اعمالِ قبیحہ رائج نہ ہوسکیں اور رسول کی نواسیوں سیدۂ عالم کی بہو بیٹیوں کے سر برہنہ بلوائے عام میں رسن بستہ شہر بشہر دیار بدیار تشہیر ہونے کا مقصدِ وحید یہ تھا کہ لوگ ائمۂ اہلبیتؑ کو مثلِ رسولؐ واجب الاطاعت سمجھ لیں تاکہ ان کے احکام کی تعمیل سے مطیع امراللہ بن کر مستحقِ جنت ہوسکیں۔ اسی لئے معصومؑ

نے فرمایا تھا۔ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ (جو حسین مظلوم پر روتا رہے

اُس پر جنّت واجب ہو جاتی ہے)

مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عزاداروں میں یہ غلط تخیل پیدا ہو گیا کہ اہلبیتؑ کو خلیفۂ

رسول اور امام مفترض الطاعۃ جان لینا ہی سبب حصولِ جنت ہے۔ حالانکہ یہ خیال حقیقت

کے بالکل برعکس ہے۔

ایک مثال لائقِ غور ہے۔ کہ ایک حاکمِ ضلع سادہ لباس میں سیر و تفریح کے لئے نکلا اور

اور راستہ بھول کر کسی گاؤں میں پہنچ گیا۔ اور اہلِ دیہ سے سواری اور راہبر کا طالب ہوا۔ لوگوں نے

اس کے کہنے پر کچھ توجہ نہ کی تو اس حالت میں جب کوئی وہاں اس کو جانتا ہی نہیں اُس کے دل کو

کوفت تو ضرور ہو گی مگر وہ لوگ موردِ عتاب نہ ہوں گے اور اگر کوئی شخص اس کا جاننے والا ہو کر

بھی حکم سے بے اعتنائی کرے تو وہ ضرور موردِ عتاب ہو جائے گا۔ اس مثال سے واضح ہو گیا کہ

امیرالمؤمنین کو خلیفۂ برحق ماننے والے ائمۂ طاہرین علیہم السّلام کو مفترض الطاعۃ جاننے والے

اگر اُن کے احکام کی تعمیل نہ کریں تو غیروں سے زیادہ عتاب کے مستوجب ہوں گے۔ العیاذ باللہ

جناب باری تعالیٰ ہم کو احکامِ آلِ رسولؐ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ تخیل کہ حسینؑ مظلوم اور ان کے اہلِ حرم کے مصائب کا تذکرہ سن کر رو لینے سے ہی جنّت

کے مستحق ہو جاتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ بلکہ بکاء علی الحسینؑ وہ افضل ترین اعمال ہے جس سے

نفسِ انسان میں بُرائیوں سے بچنے اور اُمورِ خیر بجالانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جس کے

بعد اس کے اعمال درست ہو جاتے ہیں اور یہی سببِ وجوبِ جنّت ہے۔

جناب رب العزت اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا اَلِيْمًا۔
(اور جو شخص کسی مومن کو اراداتاً قتل کردے اس کی سزا جہنم ہے ہمیشہ ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور لعنت کرے گا اور اس کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے)۔
دوسرے مقام پر ارشاد ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (اور فتنہ وفساد قتل سے بھی زیادہ شدید جرم ہے) اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ مومنین کے درمیان فتنہ وفساد پھیلانا قتلِ مومن سے بھی زیادہ بُرا فعل ہے۔ پس جب قتلِ مومن کی سزا لعنتِ خدا اور عذابِ دائمی ہے تو مومنوں میں فتنہ وفساد برپا کرنے کی کیسی سخت سزا ہوگی؟ افسوس ہے کہ اس پر کوئی غور نہیں کرتا کہ آخر اس کا کیا سبب ہے کہ حسینؑ پر روتے ہوئے برس گزر جاتے ہیں مگر قلوب سے فتنہ و فساد کی بُو زائل نہیں ہوتی بلکہ مومنین کے قریب قریب ہر گھر میں فتنہ وفساد نظر آتا ہے۔
ائمہ طاہرین علیہم السّلام نے بارہا ارشاد فرمایا ہے کہ رشک وحسد، غرور وتکبر، نام ونمود شہرت ووجاہت دنیوی کی خواہشات جن نفوس میں موجود ہوں وہ مفسد فی الارض ہیں اور اہلِ جنّت سے نہیں؟ ان تمام مفاسد کا سبب فاسد خیالات ہیں جو دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں۔ مگر جب انسان کو درد پہنچتا ہے اور اُس کا دل دُکھ جاتا ہے تو بُرے خیالات قریب نہیں آتے لہٰذا اگر ذکرِ مصائبِ حسینِ مظلوم سے دل میں درد بھر جائے تو خیالات فاسدہ دور رہیں گے۔ جو اصلاحِ اعمال کا اور نتیجہ میں حصولِ جنّت کا یقینی ذریعہ ہوگا۔
مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں برس سے بکا علی الحسین میں مصروف ہوتے ہوئے بھی مذکورہ

بالا اثرات پیدا نہیں ہوئے۔ اس کا سبب کیا ہے؟

اگر اقوال ائمہ علیہم السّلام پر غور کریں اور کیفیات نفس سے مطابق کر کے دیکھیں تو یہ عقدہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ جناب امام جعفرِ صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ "میرے جدِ مظلوم پر اس طرح روؤ جیسے اپنے اعزا پر" عزیزوں پر رونے کی صرف ایک ہی مثال پر غور کر لیں تو معاملہ واضح ہو جائے گا۔

ایک شخص کا جوان فرزند ڈاکوؤں کے ہاتھ آ گیا۔ جنہوں نے اس کو آزاد کرنے کے لئے رقمِ کثیر بطورِ زرِ فدیہ طلب کی۔ اس کی وصولی کے لئے اس کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے رہے، اور ماں باپ کو بھی اس کے حالات کی اطلاع بھیجتے رہے تاکہ وہ رقم کا جلد از جلد انتظام کر کے اپنے بیٹے کو چھڑا لینے کی کوشش کریں۔ اسی دوران میں وہ جوان تکالیف و شدائد سے ہلاک ہو گیا۔ اب غور کیجئے کہ بیس سال گزرنے پر بھی اگر اس نوجوان بیٹے کا ذکر آ جائے گا تو ماں باپ کے قلوب کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیا ان کا خیال اس طرف جائے گا کہ بیان کرنے والا غلط الفاظ بول رہا ہے۔ یا ذکر کرنے والے کی زبان سلیس نہیں؟ کیا کسی شعر، استعارے یا تشبیہ یا نکتۂ لطیف پر اُن کو مزہ آئے گا؟ نہیں۔ ہرگز نہیں! یہ ہے محبت جس سے کیفِ درد و الم طاری ہو گیا۔ اس حالت میں یہ ممکن نہیں کہ کسی مضحک یا سرور انگیز بات سے متاثر ہو کر واہ واہ۔ سبحان اللہ کے نعرے مارنے لگیں۔ دیکھیے حضرت یعقوب علیہ السّلام فراقِ یوسف میں روتے روتے نابینا ہو گئے۔ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ

بس اگر امام مظلوم سے ہم کو بھی محبت پیدا ہو جائے تو مجالس میں ہم پر ایسا ہی کیف درد و الم طاری ہونے لگے۔ اس وقت کا رونا ضرور بکا رعلی الحسینؑ کا مصداق ہوگا اب صرف اس کی تلاش ہونی چاہئے کہ یہ کیفِ محبت کیسے پیدا ہو۔ تو غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب دل کو درد پہنچتا رہے۔ اور نفس انسان کو کسی کی مصیبت سے درد صرف اُسی وقت ہو سکتا ہے جب یہ سنے کہ میرے لئے کسی نے مصیبت و تکلیف برداشت کی۔ اس کے بار بار سننے سے محبت پیدا ہو جائیگی پھر کیفِ درد و الم بھی طاری ہونے لگے گا۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے چند سلاموں اور نوحوں کا یہ مجموعہ شائع کیا جاتا ہے تاکہ مدعیانِ حُبِ اہلبیت اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ شعرائے کرام کے لئے ایک نمونہ ہو جائے اور مداحانِ اہلبیت اسی رنگ میں سلام و نوحے اور مرثئے لکھنے شروع کر دیں۔ جن کی اشاعت و ترویج سے حسین مظلوم کا مقصد پورا ہو اور محبانِ حسینؑ برائیوں سے محفوظ اور مستحقِ جنت ہو سکیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔

الشّـــرا

خادمِ قوم زین الدین

(مہاجر از بمبئی)

کراچی

نوحہ (۱)

امت کو پیمبر کی عصیاں سے بچانا تھا — اس واسطے سید کو سر اپنا کٹانا تھا

اک درد و مصیبت کا افسانہ بنانا تھا — کوفہ کی طرف جانا تو ایک بہانا تھا

اس امتِ عاصی کے سوئے ہوئے نفسوں کو — کچھ درد و الم دے کر غفلت سے جگانا تھا

کس طرح گناہوں سے دنیا میں کوئی بچتا — جب اپنے ہی نفسوں کو معبود بنانا تھا

بے گور و کفن لاشہ اپنا جو پڑا دیکھا — دل زینتِ دنیا سے ہم سب کا ہٹانا تھا

زنہائے احبا کو زینت سے تنفر ہو — یوں اہل حرم کو بھی تشہیر کرانا تھا

امت کے جوانوں کے اعمال سدھر جائیں — قربانیٔ اکبر سے دل سب کا دکھانا تھا

اطفال کی خاطر بھی کچھ درد کا ساماں ہو — تیر اس لئے ہاتھوں پہ اصغر کو کھلانا تھا

احباب کے نفسوں میں پیدا ہو تڑپ بے حد — اس واسطے کنبے کو سر ننگے پھرانا تھا

نفسوں کو احبا کے یوں درد و الم دیکر — غفلت سے جگانا تھا عصیاں سے بچانا تھا

ہو درد جو نفسوں میں بچ جائیں گناہوں سے — اس طرح سے امت کو دوزخ سے چھڑانا تھا

مقصود تھی نفسوں کی اصلاح اسے کرنی — گھر گھر کی لڑائی کو جھگڑوں کو مٹانا تھا

افسوس ادیم اب تک یہ بھی نہ کوئی سمجھا — کس واسطے سید کو گھر بار لٹانا تھا

نوحہ (۲)

کیا رحمتِ فرزند رسولِ مدنی ہے — قربان ہوں امت پہ یہی دل میں ٹھنی ہے

جو نفس رہے عالمِ انوار سے غافل — اِس کے لئے بس زینتِ دنیائے دنی ہے ۱

شہ چاہتے ہیں ہم کو دنائت سے بچانا — اِس کام میں شبیرؑ کے گھر بھر یہ بنی ہے

دل درد سے ہو جائے شکستہ جو کسی کا — اس شخص پہ یہ جان لو رحمت فگنی ہے

دل اُمتِ احمد کے بھریں درد و الم سے — یہ زینب و شبیرؑ کے ذہنوں میں ٹھنی ہے

اس واسطے یہ کوہِ مصیبت ہے اُٹھایا — آفت ہے تباہی ہے غریب الوطنی ہے ۵

پیاسے ہیں کئی روز سے شبیرؑ کے بچے — پر بھوک میں اور پیاس میں بھی تیغ زنی ہے

ہمشکلِ رسولِ عربی یوسفِ ثانی! — سینہ سے لگائے ہوئے نیزہ کی انی ہے

اعدا کی شقاوت پہ کرو غور تو یارو — ششماہہ بے شیر پہ ناوک فگنی ہے

گٹوں سے جدا ہاتھ ہیں سر تن سے جدا ہے — ریتی پہ یہ فرزندِ رسولِ مدنی ہے

اُمت کی بھلائی کے لئے قید ہے منظور — احمدؐ کی نواسی بھی تو ہمت کی دھنی ہے ۱۰

نوحہ (۳)

جانِ زہرا نے اُٹھائے غم ہمارے واسطے — دیدیا سجدہ میں اُس نے دم ہمارے واسطے

زندگی کی زیب و زینت سے بنانے کو نفور — ہے غمِ شبیرؑ کیا کچھ کم ہمارے واسطے

بخشش اُمت کی خاطر گھر لٹایا شاہ نے — کر دیا سامانِ درد و غم ہمارے واسطے

ق

زخمہائے سنگ و خشت و نیزہ و تیغ و تبر — ہو کے خوش کھاتا رہا پیہم ہمارے واسطے

بھانجے بیٹے بھتیجے ہم پہ قرباں کر دیے — اس کا پیارا ہو نہ کیوں ماتم ہمارے واسطے ۱۵

الفتِ احمدؐ نہ ہو تو پھر مسلمانی کہاں — ہیں مسلماں آل کا ہے غم ہمارے واسطے ۱۶

احمد مرسل کا جب ساحل اجمین تاراج ہو ‖ کیوں نہ دنیا کی خوشی ہو سم ہمارے واسطے
ہو حبیب کبریا سے جن میں جب الفت ادیم ‖ کیوں نہ کنبے کا ہو اس کے غم ہمارے واسطے

نوحہ (۴)

مصطفٰے کا لال تھا مضطر ہمارے واسطے ‖ اس نے لٹوایا ہے سارا گھر ہمارے واسطے
ذوقِ سجدہ تاکہ ہو پیدا دلِ احباب میں ‖ دے دیا سجدے میں اس نے سر ہمارے واسطے
درد ہو دل میں تو ہو اللہ کی رحمت قریب ‖ دردِ دل ہی ہے دوائے سر ہمارے واسطے
اے نبیؐ کے لال تجھ پر جان صدقے دل فدا ‖ تو نے قرباں کر دیا گھر بھر ہمارے واسطے
خوابِ غفلت سے جوانوں کو جگانے کے لئے ‖ تو نے اپنے دے دیے دلبر ہمارے واسطے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور خون میں لوٹا کیا ‖ ہم شبیہِ مصطفٰیؐ اکبرؑ ہمارے واسطے
تیرا ششماہہ بیسر بھی پیاس سے تڑپا کیا ‖ تیر کھا کر بن گیا رہبر ہمارے واسطے
آہ ہے ننھا مجاہد بھی شریکِ معرکہ ‖ صف شکن غازی کا ہے ہمسر ہمارے واسطے
خشک ننھی سی زباں پھیری تھی جو ہونٹوں پہ آہ ‖ دردِ بے پایاں کا ہے نشتر ہمارے واسطے
ابنِ زہراؑ نے بنائے درد کے ساماں بہت ‖ رحمتِ خالق کا ہے وہ در ہمارے واسطے
کیوں ادیم خستہ دل تڑپے نہ بسمل کی طرح ‖ کربلا ہے درد کا منظر ہمارے واسطے

نوحہ (۵)

محبوبِ الٰہی کی جس دل میں نہ الفت ہو ‖ واللہ کہ دور اس سے اللہ کی رحمت ہو
کافر کے بھی بچوں پر گر ظلم کرے کوئی ‖ ہر ایک مسلماں کو درد و غم و حسرت ہو

قید عورتیں بچے ہوں گر قوم کے لیڈر کے — بے چین رہیں ہر دم لوگوں کی یہ حالت ہو

صد حیف کہ احمد کا برباد ہو سب کنبہ — اولاد پہ اس شہ کی ہر طرح کی آفت ہو

قید اہل حرم ہوں محبوب الہی کے — کفار کے نرغہ میں اولادِ رسالت ہو

احمد کی نواسی ہو تشہیر رسن بستہ — دربار میں سر ننگے وہ صاحب عصمت ہو

کیا قہر ہے ان کو بھی احساس نہ ہو جن کو — محبوب الہی سے دعوئ محبت ہو

جس قلب میں الفت ہو اللہ و پیمبر کی — ایمان نبی پہ ہو اور صاحب غیرت ہو

محبوب الہی کے کنبے کی تباہی پر — ممکن ہی نہیں اس کو نے درد نہ حسرت ہو

الفت ہو نبی سے گر فریاد رہے لب پر — بسمل کی طرح تڑپے یہ قلب کی حالت ہو

کیوں قلب ادیم اب بھی ٹکڑے نہ الم سے ہو — دنیائے نبی کی پھر کیوں قلب میں زینت ہو

نوحہ (۶)

دل صاحب ایمان کا مغموم نہ کیوں کر ہو — فرزند پیمبر کا جب ظلم سے بے سر ہو

سینہ پہ سناں کھا کر گھوڑے سے گرے اکبر — آلودہ بخاک و خوں تصویر پیمبر ہو

کیوں خون نہ ہو کر دل احباب کے بہہ جائیں — پامال سمِ اسپاں دلبند پیمبر ہو

احمد کے پسر کا تو لاشہ رہے ریتی پر — ہو جاہ میں عمدہ ملبوس میسر ہو

تطہیر کو نفسوں کی دکھ آل نبی جھیلیں — اصلاح نہ ہم چاہیں یہ اپنا مقدر ہو

کوئی بھی حکومت ہو تشہیر اگر کر دے — اس شخص کی عورت کو جو قوم کا لیڈر ہو

ہر شخص رعایا میں اس ظلم سے نالاں ہو — فریاد کرے دل سے زردار کہ بے زر ہو

پر کیسی قیامت ہے ہو قید وہ بی بی جو — احمد کی نواسی ہو اور دختر حیدر ہو

رسی میں بندھیں بازو اس صاحب عصمت کے — تشہیر ہو شہروں میں اور سر پہ نہ چادر ہو

قید عورتیں بچے ہوں احمد کے گھرانے کے — اور آب و غذا تک بھی ان کو نہ میسر ہو

کیا قہر ہے اے یارو اس پہ بھی کسی لب سے — فریاد نہ نکلے دل کوئی نہ مکدر ہو تو

محبوب الٰہی کی جس قلب میں الفت ہو — اس غم میں کہو کیوں کر دن رات نہ مضطر ہو

کافر ہے یقیناً گو ظاہر میں مسلماں ہو — دل الفت احمد سے جس کا نہ منور ہو

احباب کے نفسوں کو فتنہ سے بچانے کو — آلودہ بخاک و خوں فرزند پیمبر ہو

نفسوں کی ہمارے پر اصلاح نہ ہو پھر بھی — الفت نہ ہو آپس میں گھر گھر میں بپا شر ہو

طالب ہے ادیم اس کا کونین کے مولا سے — احباب میں ہو تیرے جس وقت کہ محشر ہو

نوحہ (۷)

سبط پیمبر واویلا۔ دین کے سرور واویلا — خلق کے رہبر واویلا بیکس و بے پر واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

ابن علی تیرے صدقے تو نے چاہا عصیاں سے — امت جد کی بچ جائے نفس ہو بچے شر واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

شر سے تا بچ جائیں سب پھر ہو راضی ان سے رب — تو نے اٹھائے رنج و تعب ہو گیا بے سر واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

صدقے تیری الفت کے ہم کو بچانے کو شر سے — ہنس ہنس کر تو نے کھائے نیزہ و خنجر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

ہوش میں تا ہم کو لائے، پیاسا لڑنے کو جائے — اپنے شانے کٹوائے، تیرا ابرا در واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

نفسِ احبا ہوں بے جاں مٹ جائیں تا کہ عصیاں — تو نے کیا ہم پہ قرباں، اپنا دلبر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

درد دلوں میں بھر جائے ہوش میں تا امت آئے — اصغر گردن پر کھائے تیرِ ستمگر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

دل سے ہمارے کھونے شر آہ بھرے ماری رد — بلوے میں ہو ننگے سر زینبِ مضطر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

حرص ہماری مٹ جائے اس خاطر ہائے ہائے — شانوں میں رسی بندھوائے شاہ کی خواہر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

احمدؐ و زہراؑ کی پیاری بیٹیاں اور بہویں ساری — در در پھرتی ہیں ماری خاک ہے سر پر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

اُمت کی خاطر شہ نے درد سہے کیسے کیسے — روندا گیا ہے گھوڑوں سے لاشہ سرور واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

آہ اے تیمِ دل بریاں - ابنِ محبوبِ یزداں — ہو جائے ہم پر قرباں، ہم ہوں مضطر واویلا

واویلا صد واویلا - واویلا صد واویلا

نوحہ (۹)

خلق کے غمخوار شہِ ذی حشم حق کے طلبگار شہِ ذی حشم
دین کے سردار شہِ ذی حشم - رحمتِ غفار شہِ ذی حشم

خلق کے دل درد سے تاکہ بھریں - درد جو بھر جائے تو پھر دل مریں
مر کے جئیں اور بدی سے بچیں - تو رہا غمخوار شہِ ذی حشم

درد سے بھر جائے کسی کا جو دل - دیں میں اُس کے نہ ہو شیطاں مخل
امر یہ فطری ہے اُسے جائے بل - رحمتِ غفار شہِ ذی حشم

سیدہ کے لال میں صدقے ترے - تو نے ہمارے لئے کیا دُکھ سہے
ظلم کی تلوار سے ٹکڑے ہوئے - سب ترے دلدار شہِ ذی حشم

جور و ستم سب ترے بچے سہیں تا، جو محب ہوں وہ بدی سے بچیں
حیف ہے اس پر بھی نہ ہم سب بنیں تیرے طلبگار شہِ ذی حشم

جانِ نبیؐ تجھ پہ دل و جاں فدا حیف ہے تو ہم پہ تصدق ہوا
بھوک میں اور پیاس میں کھاتا رہا - نیزہ و تلوار شہِ ذی حشم

تیرے تو بچے بھی بڑے دُکھ بھریں بھوک میں اور پیاس میں تڑپا کریں
حیف ہے ہم اس پہ بھی غافل رہیں دل نہوں بیدار شہِ ذی حشم

تیرہ برس کا وہ بھتیجا ترا۔ راحتِ جانِ حسن مجتبےٰ
جیتے ہی جی گھوڑوں سے روندا گیا۔ قاسم دلدار شہ ذی حشم

شر سے بچانے کو ہمیں جائے آہ نیزہ و تلوار و تبر کھائے آہ
شانے ہمارے لئے کٹوائے آہ تیرا علمدار شہ ذی حشم

۱۰
حیف ہے وہ یوسف ثانی ترا۔ احمد مرسل کی جو تصویر تھا
کھا کے سنان قلب پہ تڑپا کیا۔ اکبر جرار شہ ذی حشم

۱۱
ننھا سا بے شیر مجاہد تیرا۔ ہم کو گناہوں سے بچانے چلا
سوکھے ہوئے حلق پہ اس کے لگا۔ تیر ستمگار شہ ذی حشم

۱۲
نازوں کی پالی وہ سکینہ تیری۔ کانوں سے بندے چھنے زخمی ہوئی
بھوک میں اور پیاس میں کھاتی رہی سیلیوں کی مار شہ ذی حشم

۱۳
اہل حرم کا ہے تیرے سر کھلا۔ اونٹوں پہ اسوار ہے ان کو کیا
پھر تماشا سے سجایا گیا۔ کوفہ کا بازار شہ ذی حشم

۱۴
گھر سے نہ نکلیں کبھی جو بی بیاں۔ قید میں دیکھے انہیں سارا جہاں
زینب و کلثوم کہاں اور کہاں۔ شام کا دربار شہ ذی حشم

۱۵
اب تو شب و روز ہے مضطر ادیم بخش اسے علم حقیقی علیم
چشم کرم حالی پہ اس کیجے کریم۔ نائبِ غفار شہ ذی حشم

نوحہ ۹

اے دوستو پھر چمکا یہ چاند محرم کا
نشتر ہے غم وہم کا یہ چاند محرم کا

گھر احمد و زہرا کا ویران ہوا اس میں
پیغام ہے ماتم کا یہ چاند محرم کا

اس چاند میں ڈوبا ہے چاند احمد و زہرا کا
ہے ماتم پیہم کا یہ چاند محرم کا

دکھ اس میں اُٹھائے ہیں احمد کے گھرانے نے
ہے سید عالم کا یہ چاند محرم کا

گل گلشن زہرا کے پامال ہوئے اس میں
ہے ایک غم اعظم یہ چاند محرم کا

تڑپیں نہ آدم اس میں کیوں قلب احبا کے
ہے درد کا اور غم کا یہ چاند محرم کا

نوحہ (۱۰)

سید ذیشان واویلا دین کے سلطان واویلا
نائب یزدان واویلا شاہ شہیدان واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

شر سے ہمیں بچانے کو حرص و ہوس سے چھڑانے کو
غفلت نفس مٹانے کو۔ شہ ہوئے قربان واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

سر پیٹو اے اہل عزا۔ جان نبی کو قتل کیا
گھوڑوں سے پامال ہوا لاشہ یجان واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

ہوش میں تا ہم کو لائے۔ سینہ پہ برچھی کھائے
ہم پر قربان ہو جائے۔ اکبر ذی شان واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

تڑپا کرے پیاسا بے شیر پائے نہ وہ قطرہ بھر نیر
خشک گلے پہ کھائے تیر۔ اصغر نادان واویلا

واویلا صد واویلا۔ واویلا صد واویلا

ہے ہے سبطِ پیغمبر۔ حیدر و زہرا کا دلبر | دیکھو نوکِ نیزہ پر، پڑھتا ہے قرآں واویلا

واویلا صد واویلا۔ واویلا صد واویلا

قتل ہوئے بیٹے بھائی احمدؐ و زہراؑ کی جائی | ہے ہے بلوے میں آئی با سرِ عُریاں واویلا

واویلا صد واویلا۔ واویلا صد واویلا

شاہ کی نازوں کی پالی۔ ہائے وہ ننھی سی پالی | رُخ پہ طمانچوں کی لالی۔ دل ہے بریاں واویلا

واویلا صد واویلا۔ واویلا صد واویلا

آہ اُدَیم خستہ دل تڑپے نہ کیوں مثلِ بسمل | بے حد ہے پار و مشکل منزل ایقاں واویلا

واویلا صد واویلا۔ واویلا صد واویلا

نوحہ (۱۱)

دوستو سوچو ذرا تم کیا ہوا اس چاند میں | چاند زہرا کا گہن میں آگیا اس چاند میں

سیدہ کے لال کے خوں سے ہیں اب تک ہے لال | دودھ زہرا کا لہو بن کر بہا اس چاند میں

گلشنِ زہرا کے سارے نخل تیغِ ظلم سے | کٹ گئے ہے ہے ستم ایسا ہوا اس چاند میں

احمد و زہرا کا تھا گلزار کیا پھولا پھلا | باغیوں کے ہاتھ سے وہ لُٹ گیا اس چاند میں

فتنہ و شر کو ہمارے دل سے کھونے کے لئے | دردِ دل کا شاہ نے ساماں کیا اس چاند میں

احمدِ مرسل کے پیارے فاطمہؑ کے جان و دل | ہو گئے صد حیف سب ہم پر فدا اس چاند میں

اے اُدَیم خستہ دل سر پیٹ کر فریاد کر | سیدہ کا لال بے سر ہو گیا اس چاند میں

(۱۴) نوحہ

جد کے روضے پہ جب سبطِ خیرالوریٰ بہرِ رخصت گئے جھک کے مجرا
مرقدِ شہ کے بوسے لئے اور کہا نانا جان الوداع الوداع الو

خامشی کی زباں سے یہ شہ نے کہا منتظر جس کا میں اپنے بچپن سے
شکر ہے شکر ہے اب وہ دن آگیا نانا جان الوداع الوداع الو

درد دینے مجھوں کو جاتا ہوں اب سہ کے ایسے دکھاؤں گا ظلم و تع
جس سے تڑپا کرے قلب احباب کا نانا جان الوداع الوداع الو

نفس جو بھی المناک ہو جائے گا قلب میں اُس کے ادراک ہو جا
بے پڑھے ہی اُسے علم آجائے گا نانا جان الوداع الوداع الو

درد و غم نفس کو جن کے جائے گا مل ہونگے جذبات و ہفوات سے پاک
فتنہ و شر سے ہر ایک بچ جائے گا نانا جان الوداع الوداع الو

دل نجاست سے باطن کی جب پاک ہوں — جل کے سارے ہوئی وہ بھس خاک ہوں
ان پہ رحمت کرے اپنی نازل خدا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

ہے یہی التجا ربِ غفار سے — تیری امت مرے جد بچے نار سے
ان پہ جاتا ہوں سر اپنا کرنے فدا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

میرے بھائی بھتیجے بھی قربان ہوں — بھانجے اور بیٹے بھی بے جان ہوں
تیر گردن پہ بے شیر کھائے مرا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

میرا لاشہ بھی گھوڑوں سے پامال ہو — چور زخموں سے اکبر مرا لال ہو
ہو کسی طرح دوزخ سے امت رہا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

میری بیٹی کے کانوں سے چھینیں گہر — ماریں سیلیاں اس کے رخسار پر
دخترانِ اجبا کا ہو پر کھلا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

میری بہنیں پھنسیں سخت آزار میں — سر کھلے جائیں کوفے کے بازار میں
پر تبری سے ہوں عوراتِ امت رہا — ناناجان الوداع الوداع الوداع

نانا جان آپ بھی کیجئے گا دعا — میری نصرت کرے ہر گھڑی رب
حسب وعدہ میں اب گھر لٹانے چلا — نانا جاں الوداع الوداع الودا

آہ جنبش میں تھا روضۂ مصطفےٰ — کانپتی تھی لحد تھی یہ گویا صد
میری امت کے عاشق ہیں تجھپہ فدا — الوداع الوداع الوداع الودا

اے ادیمؔ حزیں تو بھی کر لے بکا — ذرہ ذرہ سے آتی ہے اب تو صد
جانِ زہرا حبیب نبیؐ الورا — الوداع الوداع الوداع الودا

۱۳- نوحہ

صد حیف بے وطن شہِ ذیشان ہوگیا — شہر مدینہ دوستو ویران ہوگیا
خاک اُڑ رہی ہے آج لحد پر بتول کی — لو درد کا دلوں کے یہ سامان ہو
غم دیکھے ہم کو شر سے بچانے کیواسطے — خارج وطن سے سید ذیشان ہو
رہ ئیں جو حشر تک بھی تو ہلکا نہ بار ہو — گردن پہ ایسا خلق کی احسان ہو
حرص و ہوی کو دل سے ہمارے مٹانیکو — آباد گھر بتول کا ویران ہوگیا
رشک فلک تھا آہ جو گھر نجم و ماہ سے — دیکھو تو آج کیسا وہ سنسان ہوگیا
نانا کی۔ ماں کی قبروں پہ رہنے دیا نہ آہ — کیا ظلم تجھپہ فاطمہ کی جان ہوگیا
شبیرؑ کے الم سے بھری کل فضا ادیمؔ — کاشانہ غم کا عالم امکان ہوگیا

۱۴ - نوحہ

...ین کے سلطان امیرِ زمن نائبِ یزدان امیرِ زمن — سیدؑ کی جان امیرِ زمن رحمتِ رحمٰن امیرِ زمن

...ب عاصی کے دلوں کے لئے درد و الم کے ہیں یہ ساماں کئے — سامانِ عزیزوں نے تیرے سر دئیے حق کے نگہبان امیرِ زمن

...ی نصرت کے تھے وعدے کئے کوفیوں نے مسلمِ مظلوم سے — عہد مگر توڑ دیا پھر گئے اے شہِ ذیشان امیرِ زمن

...یا تنہا وہ تمہارا سفیر پھر گئے مظلوم سے برنا و پیر — کھا رہا ہے نیزہ و تلوار و تیر مسلمِ ذیشان امیرِ زمن

...ر لیا مسلم کو گرفتار حیف لیگئے دربار میں غدار حیف — کرتے ہیں مسلم کے ستمگار حیف قتل کا سامان امیرِ زمن

...ین ابنِ زیادِ لعیں تختِ حکومت پہ ہوا ہے مکیں — بھائی کا تیرے کوئی ناصر نہیں ہے وہ پریشان امیرِ زمن

...زخموں سے تو سارا بدن اس پہ بھی تو ہیں بندھی ہے رسن — بہتا ہے خوں اور ہے تشنہ دہن کوفہ کا مہمان امیرِ زمن

...سلم بیکس ہیں رسن میں بندھے بام کے اوپر ہیں لیے چڑھے — سایۂ تلوار میں ہیں اب کھڑے مسلمِ ذیشان امیرِ زمن

...تکبیر پایا تنہا کر دیا جلاد نے سر بھی جدا — آہ وہ مظلوم برادر ترا ہو گیا بے جان امیرِ زمن

...ش کو کوٹھے سے گرایا ہے آہ ظلم یہ اعدا نے دکھایا ہے آہ — کوفہ کی گلیوں میں پھرایا ہے آہ لاشۂ بے جان امیرِ زمن

...ے بچے بھی جو ہمراہ تھے باپ پردیس میں وہ چھٹ گئے — بچپنے میں جور و ستم میں پھنسے دونوں وہ نادان امیرِ زمن

...ے بھلا کیسے نہ تڑپے ادیم کرتے عطا ہم کو رضائے کریم — ایسی اٹھائے تو بلائے عظیم میں ترے قربان امیرِ زمن

۱۵ - نوحہ

...اہلِ وفا شاہ کی ہمشیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

ہمت کی دھنی زینبؑ دلگیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

اے امت یہ فدا کرتی ہے وہ چاند سے دلدار ہے جن پہ بڑا پیار، ہے جن پہ بڑا پیار

یہ فاطمہؑ کے دودھ کی تاثیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

کوئی نہیں احمدؐ کے گھرانے کا یگانہ دشمن ہے زمانہ، دشمن ہے زمانہ

چھائی ہیں تیغ و تبر و تیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

وہ چاہتے تھے خلق بچے حرص و ہویٰ سے فتنہ سے دغا سے فتنہ سے دغا سے

احمدؐ کے گھرانے کی یہ تقصیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

زینب نے پسر کس لیے قربان کیے ہیں۔ کیوں درد سہے ہیں۔ کیوں دُرد سہے ہیں

کیوں قید ہوئی زینب دلگیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

پڑھنے کی ضرورت ہو اور علم ہو حاصل گر غم سے بھریں دل۔ گر غم سے بھریں دل

مل جائے ہمیں درد یہ تدبیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

ٹکڑے ہوئے تلواروں سے زہراؑ کے نواسے۔ اور بھوک کے پیاسے۔ اور بھوک کے پیاسے

خوں ہو کے بہا فاطمہؑ کا شیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

کس طرح نہ دل عون و محمدؐ پہ ہو قرباں، کیوں صدقے نہ ہو جاں، کیوں صدقے نہ ہو جاں

دونوں پہ چلی ظلم کی شمشیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

افسوس ہمارے لئے طیار کے پوتے جانوں کو ہیں کھوتے، جانوں کو ہیں کھوتے

ایسا اثرِ صحبتِ شبیر ہے دیکھو! احمدؐ کے محبو! احمدؐ کے محبو!

صدقے سے ملے عون و محمد کے طریقت اور علمِ حقیقت اور علمِ حقیقت

اب تک بھی ادیم اس لئے دلگیر ہے دیکھو احمد کے محبوب احمد کے محبوب ۔

۱۶۔ نوحہ

شبیہِ حیدرِ کرار ہو گیا

قربان ہم پہ قاسم جرار ہو گیا
ایسا ہمارے عشق میں سرشار ہو گیا

دلبند مجتبیٰ ترے قربان ہوں جان و دل
بچپن میں شبیہ حیدر کرار ہو گیا

تیرہ برس کا ہے ابھی اور کھیل کے ہیں دن
اس عمر میں ہی قاتلِ کفار ہو گیا

دل کو ہمارے درد سے بھرنے کے واسطے
مرنے پہ بچپنے میں ہی تیار ہو گیا

دھرتی پہ لوٹ کر جو دیا ہم کو دردِ دل
تعمیرِ قصرِ دیں کا تو معمار ہو گیا

جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں حسنؑ
اطفالِ دو جہاں کا تو سردار ہو گیا

ہے ہے ہمارے واسطے کیا کیا ستم سہے
پامال رن میں آہ وہ دلدار ہو گیا

کم عمر جتنے ہوں گے مجاہد زمانے میں
قربان تجھ پہ سب کا تو سردار ہو گیا

بچپن میں ہر بلا پہ رہا شاکر و صبور
سارے جہاں پہ صاف یہ اظہار ہو گیا

محبوب کردگار کی امت کے واسطے
واللہ تو نمونۂ ایثار ہو گیا

تیغوں سے قطع ہو گیا شبر کا نونہال
ٹکڑے نہ غم سے اپنا دلِ زار ہو گیا

ایمان کا نشان ہے فقط آرزوئے موت
ہر شخص پر جہان میں یہ اظہار ہو گیا

پامال ہو کے لے لیا اک منصبِ جلیل
خلقت میں تو بھی ناشرِ انوار ہو گیا

کچلا گیا ہے گھوڑوں کی ٹاپوں سے جیتے جی
پر کی نہ آہ ایسا تو صبار ہو گیا

غفلت نہ تیرے دل سے مٹی اب بھی اے ادیم
پامال رن میں قاسم جرار ہو گیا

۱۷۔ نوحہ

دل جو رہے مبتلا درد کے آزار میں
ہوگا وہ داخل ضرور رحمتِ غفار میں

احمدِ مرسل کا جو عاشقِ صادق نہ ہو
جا نہ سکے گا کبھی خلد کے گلزار میں

حق کے نبیؐ کا چمن ہو گیا پامال حیف
آلِ نبی پھنس گئے ظلم ستمگار میں

چوستا تھا جو زباں احمدِ مختار کی
آج ہے پیاسا کھڑا تیروں کی بوچھار میں

بیٹیاں بہویں تمام بنتِ پیمبر کی آہ
با سرِ عریاں ہیں سب قیدِ جفاکار میں

آہ! مسلمان آہ! تیرے نبیؐ کے حرم
جاتے ہیں اب سر کھلے شام کے دربار میں

روئے گا دن رات وہ پیٹ کے سر کو ضرور
غرق ہے جو الفتِ احمدِ مختار میں

سارے مسلماں ادیم اسکے ہیں قائل ضرور
حبِ نبیؐ اصل ہے دین کے آثار میں

۱۸۔ نوحہ

رحمت رب کی اُس مولا پر ۔ تڑپا جو ریگِ کرب و بلا پر ۔ خاک میں لاشہ نیزے پہ سر

خاک ہے یاروں اس دنیا پر ۔ حیف ہے یاروں اس دنیا پر

بنتِ نبیؐ کی گود کا پالا ۔ کھائے تیغ و تیر اور بھالا ۔ نکلے نہ کیوں پھر دل سے نالہ

خاک ہے یاروں اس دنیا پر ۔ حیف ہے یاروں اس دنیا پر

جس کو نبیؐ کاندھے پہ چڑھائے ۔ اُسکا لاشہ روندا جائے ۔ ہم کو پھر بھی زینت بھائے

خاک ہے یاروں اس دنیا پر ۔ حیف ہے یاروں اس دنیا پر

زہرا جس کو دودھ پلائے ۔ مقتل میں وہ خوں میں نہائے ۔ تاکہ ہمیں عصیاں سے بچائے

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

شمرِ ملعون جاہ کی خاطر۔ نام و نمود اور جاہ کی خاطر۔ آیا قتلِ شاہ کی خاطر

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

اکبر مہ رو برچھی کھائے۔ تاکہ ہمیں عصیاں سے بچائے۔ ہم نے بدی سے بچا نہ جائے

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

آہ رسولِ حق کی صورت۔ خون میں ڈوبی چاند سی مورت۔ دنیا کو تھی اُس سے کدورت

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

شاہِ زمن کا ننھا بچہ۔ پانی کے قطرے کو ترسا۔ تیر گلے پر کھا کر تڑپا تو

خاک ہے یارو اس دنیا پر حیف ہے یارو اس دنیا پر

اُس کا دھیان جو دل تڑپائے۔ آنکھ میں دنیا بھر نہ سمائے۔ حق کی جانب لو لگ جائے

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

آہ سکینہ ناز کی پالی۔ چار برس کی ننھی بالی۔ بہرِ اُمت ہو دکھ والی

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

رُخ پہ طمانچے اُس نے کھائے۔ کانوں سے بُندے چھنوائے۔ تاکہ شر سے ہمیں بچائے

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

دشمنِ دیں تھے دنیا والے۔ دل کو ادیم اب تو سمجھا لے۔ کرتا رہے فریاد و نالے

خاک ہے یارو اس دنیا پر۔ حیف ہے یارو اس دنیا پر

۱۹- نوحہ

عباس معراجِ وفا۔ عباس مقتولِ جفا ۔ دلبندِ شاہِ اولیا ۔ کل خلق کے مشکل کُشا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

جرار و فاتح صف شکن ۔ ابنِ شہِ مرحب فگن ۔ کیا کیا ہے تو نے محن ۔ جانِ وفا روحِ حیا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

اُمت کی بخشش کے لئے ظلم و ستم کیا کیا سہے ۔ بازو تلک کٹوا دیئے ۔ کیوں ہم نہ ہوں تم پر فدا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

دل درد سے بھر جائیں گر ۔ حوضِ ہوا بھی جائیں مگر ۔ مل جائے پھر رحمت کا در بخشش کا یہ ساماں کیا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

ہم کو جگانے کے لئے ۔ شر سے بچانے کے لئے ۔ حق سے ملانے کے لئے ۔ تیغ و سناں کھاتا رہا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

اُمت پہ احساں کر گئے ۔ غم سے دلوں کو بھر گئے ۔ عاشق تھے ہم پر مر گئے ۔ دل تم پہ صدقے جاں فدا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

اے عاشقِ جانبازِ رب ۔ کیا کیا سہے تو نے تعب ۔ ٹکڑے کرایا جسم سب ۔ ہم پر ہے یہ احساں کیا

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

تم جانبِ کوثر گئے ۔ لشکر کو ویراں کر گئے ۔ انصارِ شہ سب مر گئے ۔ تنہا ہے جانِ فاطمہ

عباس معراجِ وفا ۔ عباس مقتولِ جفا

اطفالِ شاہِ دین کے۔ کس شوق سے سنتے بنے۔ دریا پہ قابض ہو گئے۔ قطرہ نہ پانی کا پیا

عباس معراجِ وفا۔ عباس مقتولِ جفا

کٹوائے دونوں ہاتھ بھی۔ اور مشک تیر دں سے چھدی۔ بچوں کی ٹوٹی آس ہی۔ پیاسوں کا دل بریاں ہوا

عباس معراجِ وفا۔ عباس مقتولِ جفا

اُٹھو تو عباسِ علیؑ۔ کیسی تمہیں نیند آگئی۔ روتی ہے پیاری آپ کی۔ بالی سکینہ کے چچا

عباس معراجِ وفا۔ عباس مقتولِ جفا

کیسی ہے غفلت یہ حبیبؑ۔ آئے ہیں دیکھو شاہِ دیں۔ تعظیم تم نے دی نہیں۔ کیا آج تم کو ہو گیا

عباسؑ معراجِ وفا۔ عباسؑ مقتولِ جفا

قلبِ ادیبِؔ بے نوا۔ تڑپے نہ کیوں سیماب سا۔ کی ہم پہ تم نے جاں فدا۔ اے ابنِ شاہِ اولیا

عباسؑ معراجِ وفا۔ عباسؑ مقتولِ جفا

۲۰ - نوحہ

کیوں دوستو یہ کیسے دن ہیں دل آپ ہی بھر بھر آتے ہیں

جب دل سے دھواں سا اُٹھتا ہے اشک آنکھوں میں آجاتے ہیں

دلبندِ نبی کیسا تیرا یہ درد بھرا انجام ہوا؟ ....

جو لوگ بھی اس کو سنتے ہیں، گو غیر بھی ہوں غم کھاتے ہیں

اے دوستو پیاسے بچوں کو تسکین تو ہو رو رو کے کہو

عباس گئے ہیں دریا پر۔ بچو اب پانی لاتے ہیں ......

احمد کے گھرانے کے بچّو! تم پر اک عالم صدقے ہو

عباسِ دلاور میداں سے پیاس آ کے تمہاری بجھاتے ہیں

خیمے کے در پر ہیں بچّے خالی کوزے ہاتھوں میں لیے

کہتے ہیں وہ سقائے حرم مشکیزہ بھر کر لاتے ہیں

تقدیر نے پر کیا دکھلایا تیروں سے مشک چھدی ہے ہے

سقائے سکینہ کے بازو دریا پر کاٹے جاتے ہیں

ان بھوکے پیاسے بچوں کی اب آس ہی بالکل ٹوٹ گئی

پیاس ہم کو مارے دیتی ہے بچے یہ شور مچاتے ہیں

اے اہلِ عزا سوچو تو ذرا ہے دنیا کا دستور یہی

بچے جب مچلا کرتے ہیں تو ان کو سب بہلاتے ہیں

لیکن آلِ احمد یارو مظلوم ہیں کیسے دنیا میں

ان کے بچّے جب روتے ہیں اعدا اُن کو دھمکاتے ہیں

افسوس ہے چھوٹی سی بچّی جب باپ کی خاطر روتی ہے

اُس کے ننھے سے رخسارے سیلی سے سجائے جاتے ہیں

اے اہلِ عزا فریاد کرو اب شام کے حاکم کے آگے

سر کھولے آلِ احمدؐ کو دربار میں لے کر جاتے ہیں

روئے نہ آدیمِ خستہ جگر کیوں آلِ نبی کے مصائب پر

جب دھیان بھی اُن کا آتا ہے تو قلب و جگر تھراتے ہیں

۲۱ - نوحہ

کرب و بلا میں ظلم کی آندھی یہ آئی ہے
برباد سیدہ کی ہوئی سب کمائی ہے

اس طرح شہ نے نار سے اُمت بچائی ہے
ساری کمائی شاہِ زمن نے لٹائی ہے

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے
تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

حیوانیت سے ہم کو بچانے کے واسطے
دل کو ہمارے صاف بنانے کے واسطے

قیدِ ہوا سے ہم کو چھڑانے کے واسطے
جنت کی راہ ہم کو دکھانے کے واسطے

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے
تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

مطلب یہ تھا کہ جان کو اکبر جو کھوئے گا
جو بھی سنے گا اس کی جوانی پہ رُو دے گا

پہنچے گا دردِ دل کو تو دل صاف ہوئیگا
غم کا اثر گناہوں کی سیاہی کو دھوئے گا

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے
تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

اے سیدہ کی گود کے پالے ترے نثار
میرے لیے تو دُکھ یہ اُٹھالے ترے نثار

کیوں دل سے میرے نکلیں نہ نالے ترے نثار
غم سے نہ کیوں ہوں قلب پہ چھالے ترے نثار

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے
تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

اے شاہِ دین سیدِ ذیشان ہزار حیف
فرزند ہم پہ کر دیا قربان ہزار حیف

ہمشکل مصطفےٰ ہوا بے جاں ہزار حیف
تھا درد کا دلوں کے یہ ساماں ہزار حیف

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

بیٹا بھی وہ دیا جو تھا ہمشکلِ مصطفےٰ — جس کی بہادری میں تھی سب شانِ مرتضےٰ

خُلقِ حسن ہیں گویا کہ تصویرِ مجتبےٰ — صابر، کریم، متقی و عاشقِ خدا

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

اے اُمِ لیلیٰ بانوئے سرور ترے نثار — دردوں کی ماری مادرِ اکبر ترے نثار

قربان ہم پہ کردیا دلبر ترے نثار — تیرا غروب ہوگیا اختر ترے نثار

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

اُمّت کے بخشوانے کو تم نے پسر دیا — دل درد سے تو غم سے کلیجہ کو بھر دیا

قرباں ہمارے واسطے اکبر کو کر دیا — راہِ خدا میں آپ کے پیارے نے سر دیا

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

افسوس تڑپے خاک پہ اکبر سا مہ جبیں — ہو پار اُس کے سینہ سے ہے ہے سنانِ کیں

ٹکڑے کریں وہ گُل سا بدن دشمنانِ دیں — اس پر بھی شکر کرتی رہے ماں صد آفریں

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

بی بی تمہارا لعل لہو میں ہوا جو لال — صورت میں بے نظیر تھا سیرت میں بے مثال

زخموں سے چور چور ہوا پیاس سے نڈھال — تم نے ہمارے واسطے سب سہ لئے ملال

برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے — تڑپا ہے ریگِ گرم پہ یارب دُہائی ہے

ہے ہے جوانا مرگ ہوا لال آپ کا — ہے ہے شہید رن میں ہوا لال آپ کا

پیاسا تڑپ تڑپ کے موا لال آپ کا　　نیزہ سے آہ قتل ہوا لال آپ کا
برچھی ہمارے واسطے اکبر نے کھائی ہے　　تڑپا ہے ریگ گرم پہ یارب دُہائی ہے

اے دلبر بتول یہ ہمت ہے مرحبا　　تجھ پر نزول رحمت باری ہے بے صدا
قرباں ہمارے واسطے فرزند کر دیا　　قلب آدم تڑپے نہ کیوں وا مصیبتا
برچھی ہمارے واسطے اکبرؑ نے کھائی ہے　　تڑپا ہے ریگ گرم پہ یارب دُہائی ہے

۲۲ ۔ نوحہ

ہے ہے اصغر شاہ کے دلبر سارے بچے قرباں تجھ پر
ننھا مجاہد ہو گیا بے سر ہے ہے اصغر پیاسے اصغر
جھولے میں تو پیاسا تڑپے ، پانی کے قطرے کو ترسے
خشک زباں ہونٹوں پر پھیرے ہے ہے اصغر پیاسے اصغر
بچے تیری پیاس کے صدقے، آنکھوں سے تو پانی مانگے
ننھا سا بالا بولے کیسے ۔ ہے ہے اصغر پیاسے اصغر
تیرے سوکھے حلق کے صدقے۔ امت کے یہ سارے بچے
ننھا سا منہ تو پیاس سے کھولے، ہے ہے اصغر پیاسے اصغر
صدقے تیرے ننھے بالے ، بانو کی گودی کے پالے
تیر ستم تو حلق پہ کھالے ، ہے ہے اصغر پیاسے اصغر
اے دلبند سرور عادل ، ہاتھوں پہ شہ کے تو ہو بسمل

ترٹپیں نہ کیونکر بچوں کے دل، ہے ہے اصغر پیاسے اصغر

تیری خشک زباں کے قرباں، امت کے سب بچے ناداں

درد والم سے ننھے سے قرآں، ہے ہے اصغر پیاسے اصغر

آہ ادیم بے سر و ساماں، غم سے نہ ہو دل تیرا بریاں

اب بھی نہ ہو تو دل سے نالاں، ہے ہے اصغر پیاسے اصغرؑ

۴۴ - نوحہ

اے اصغرِ ناداں - ہم تم پہ ہوں قرباں - اے اصغر ناداں!

بچوں کے لئے کر گئے تم درد کا ساماں - اے اصغرِ ناداں

تڑپا کئے جھولے میں بھی تم پیاس کے مارے - اے شاہ کے پیارے

دکھلائی زباں خشک تو دل کر دیے بریاں - اے اصغرِ ناداں

کس طرح نہ بچے الم و درد سے تڑپیں ؟ دل کیسے نہ دھڑکیں

پانی کے عوض تیر ملا ہو گئے بے جاں ..... اے اصغرِ ناداں

ننھی سی تری لاش پہ کیسے نہ ہوں صدقے - احباب کے بچے

جب ہو گئے تم درد کے اک ننھے سے قرآں - اے اصغرِ ناداں

گھر بھر کے لئے ہوتا ہے اک شغل کا ساماں - بچہ جو ہو ناداں

جھولا کیا ویران تو گھر کر گئے سنساں ... اے اصغرِ ناداں

درد و الم و غم کا اثر ہوئے نہ کیونکر .....؟ بچوں کے دلوں پر

جب اُن کے لئے ننھی سی جاں کر گئے قرباں۔ اے اصغرِ ناداں!

اے مصحفِ ناطق کے پسرِ غم کی حمائل۔ گردن ہوئی گھائل

اے باعثِ تسکینِ دلِ شاہِ شہیداں۔ اے اصغرِ ناداں!

کس طرح ادیبؔ جگر افگار نہ تڑپے؟ لب پر نہ ہوں نالے؟

غفلت سے جگانے کا ہمیں کر گئے ساماں۔ اے اصغرِ ناداں!

۲۴ - نوحہ

آہ! عبداللہ فرزندِ حسنؑ مارا گیا — دس برس کے سن میں ہی وہ گلبدن مارا گیا

امتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے — ہاتھ بھی کٹوا دیے تشنہ دہن مارا گیا

آہ! بچپن میں ہمارے واسطے یہ دکھ سہے — تیر گردن پر لگا گُل پیرہن مارا گیا

آیا تھا سینہ سپر کرنے چچا پر آہ آہ — کٹ گیا تیغوں سے وہ گُل سا بدن مارا گیا

وار جو شہ پر ہوا بچے نے ہاتھوں پر لیا — ہاتھ کٹ کر گر گئے وہ خستہ تن مارا گیا

گر کے شہ کی گود میں وہ خون میں لوٹا کیا — تیر کھا کر حلق پر تشنہ دہن مارا گیا

ہاتھ میرے کٹ گئے کیسے بچاؤں آپ کو — اے چچا کہتا ہوا ابنِ حسنؑ مارا گیا

اے ادیبؔ خستہ دل سر پیٹ کر فریاد کر — تیری خاطر دس برس کا گلبدن مارا گیا

۲۵ - نوحہ

رو لو محبو آج قیامت کی رات ہے — ماتم کرو تباہیِ عترت کی رات ہے

اک شب کا میہماں ہے جانی بتول کا — فرزندِ مصطفےٰ سے یہ فرقت کی رات ہے

زہرا کا لال صبح کو ہو گا لہو میں لال
دلبند مرتضےٰ کی شہادت کی رات ہے

لٹ جائے گا بتول کا پھولا پھلا چمن
پامالی ریاضِ رسالت کی رات ہے

سینہ یہ سونے والی سکینہ حسینؑ کی
بچی یہ یہ یتیمی کی آفت کی رات ہے

زینب تو بچپنے سے ہے عاشق حسینؑ کی
بھائی بہن میں آہ یہ فرقت کی رات ہے

لے لے جسے طہارتِ قلبی کی ہو طلب
یہ تزکیہ کی اور طہارت کی رات ہے

مل جائے نورِ قلب جو دل درد سے بھرے
طالب کے واسطے یہ بصیرت کی رات ہے

اصحابِ باوفا کو کیا جمع شاہ نے
سب سے کہا کہ آج قیامت کی رات ہے

زندہ نہ مجھ کو چھوڑے گی یہ قومِ اشقیا
میری تو دوستو یہ شہادت کی رات ہے

کاہے کو میرے واسطے تم بھی تباہ ہو
میری تو بالیقیں یہ ہلاکت کی رات ہے

بیعت سے اپنی کرتا ہوں ہر ایک کو رہا
چھوڑو ہمارا ساتھ یہ رخصت کی رات ہے

انصار شاہ کہتے ہیں اے دلبرِ رسولؐ
یہ شب ہمارے واسطے رحمت کی رات ہے

ساتھ آپ کا بتائیے ہم کیسے چھوڑ دیں ؟
یہ ہے شبِ وصال کہ ہجرت کی رات ہے

تنہا دلِ بتول کو اعدا میں چھوڑ دیں
ایسی بھی کوئی دہر میں بدعت کی رات ہے

نصرت میں قتل ہوں گے تمہاری ہزار بار
ہم کو یقیں ہوا ایسی یہ آفت کی رات ہے

تب بھی تمہارے ساتھ سے ہرگز جدا نہ ہوں
دلبندِ مصطفےٰ کی یہ الفت کی رات ہے

قربان کرتے ہوتیں جو جانیں ہزار بھی
مولا یہی حصولِ سعادت کی رات ہے

صحاب باوفا سے یہ کہتے ہیں شاہِ دیں — اب سوچ لو کہ بس یہی فرصت کی رات ہے

سب بھی قتل ہو تو بچے گی نہ میری جان — میری تو بالیقیں یہ شہادت کی رات ہے

حاب کہہ رہے ہیں کہ اے سیدہ کے لال — مولا یہی تو درسِ مودت کی رات ہے

یونکر ہمیں ہو زندگیِ دہر کی طلب! — آلِ نبی پہ جبکہ مصیبت کی رات ہے

ہرا کے لال تجھ پہ نہ کیوں ہوں نثار ہم — مولا! یہی تو دائمی عشرت کی رات ہے

ھوڑیں جو ساتھ حشر میں کیا اپنا حشر ہو — یہ آلِ مصطفٰے پہ قیامت کی رات ہے

ربان آپ پر ہوں تو ہو خادموں کو عید — یہ تو ہمارے واسطے فرحت کی رات ہے

ل جائیں خاک میں تو ملے گنجِ کائنات — یہ شب حصولِ قدرت و عزت کی رات ہے

ے دلبرِ رسول و جگربندِ فاطمہؑ — تم پر فدا جو ہوں تو سلامت کی رات ہے

بیر کہہ رہے ہیں کہ شاباش دوستو — سچ ہے یہی حصولِ سعادت کی رات ہے

کثرت کی وادیوں میں بھٹکتی رہی جو روح — مل جائے آج آکے یہ وحدت کی رات ہے

سامان دردِ کل ہے بنانا برائے خلق — اے دوستو یہی تو ہدایت کی رات ہے

مت کے دل جو غم سے بھرے غفلتیں ہوں دور — تخلیقِ ہر بلاؤ مصیبت کی رات ہے

ہوئیگا قطع قطع ہر اک تیغِ ظلم سے — تم سب کی جان لو یہ شہادت کی رات ہے

تم پہ چلیں گے صبح کو تیغ و سنان و تیر — ہر اک پہ یہ بلا و مصیبت کی رات ہے

پروانے ہوں گے شمعِ حرم پر نثار کل — دینِ رسولِ پاک کی نصرت کی رات ہے

بن لو، سنور لو، عطر لگا لو لباس میں — عشاق کبریا کی یہ وصلت کی رات ہے

سجدے کرو خشوع سے منہ رکھ کے خاک پر | کر لو خدا کا ذکر کہ فرصت کی رات ہے

اے مومنو عزائے حسینی بپا کرو | اسلام پر یہ سخت مصیبت کی رات ہے

پیاسے ہیں تین روز سے اطفالِ شاہِ دیں | بچوں پہ یہ پیاس کی شدت کی رات ہے

اے شاہِ بے وطن کی عزا کے فدائیو | رو لو کہ یہ صیانتِ ملت کی رات ہے

عباسؑ سے جری کے بھی شانے کٹینگے آہ! | یہ یادگار جرأت و ہمت کی رات ہے

چھاتی پہ نیزہ کھائے گا اکبرؑ سا نوجواں | ہمشکلِ تاجدارِ رسالت کی رات ہے

ششماہے کے گلے پہ لگے گا ستم کا تیر | اے دوستو! یہ ماتم فطرت کی رات ہے

پامال زندگی میں ہی ہوئے گا آہ آہ | قاسم سے نونہال صداقت کی رات ہے

لُٹ جائیگا یہ خیمۂ زرنگاریِ حسینؑ | بربادیِ نشانِ رسالت کی رات ہے

کل ہوں گی قیدِ ظلم میں زہراؑ کی بیٹیاں | آلِ رسول حق پہ قیامت کی رات ہے

دامن کو بھر لے گوہرِ مقصود سے آدیمؔ | خلاقِ ایزدی کی یہ رحمت کی رات ہے

نوحہ - ۳۶

شہ نے کہا کہ زینبِ دلگیر الوداع | اب آخری ہے رخصتِ شبیر الوداع

لو اُمتِ نبیؐ کو بچانے گناہ سے | ہم سر کٹانے جاتے ہیں ہمشیر الوداع

مقتل میں جا کے کھائیں گے اس بھوک پیاس میں | تلوار و نیزہ و تبر و تیر الوداع

ہوئی دعائے بخششِ اُمت زباں پر | گردن پہ ہوگا خنجرِ بے پیر الوداع

اُمت نہ بچ سکے گی کبھی مکر و زور سے | ہوگی نہ دردِ دل کی جو تدبیر الوداع

صفحہ پہ روزگار کے قرآن پاک کی — لکھیں گے اپنے خون سے تفسیر الوداع

تڑپیں گے اپنے خوں میں جو ہم ریگ گرم پر — درد والم کی کھینچیں گے تصویر الوداع

تم بھی ضرور اُمتِ جد کے لئے بہن — دینے کی بد دعا کیجیو تدبیر الوداع

پاکر فراغ قتل سے مجھ بے دیار کے — آئیں گے لوٹنے تمھیں بے پیر الوداع

چادر بھی سر سے چھین لیں تو اُف نہ کیجیو — کافی ہے تم کو چادر تطہیر الوداع

جل جائیں سب خیام یہ بچنے کی خلق کے — ہو جائے کوئی نار سے تدبیر الوداع

رسی بندھے جو شانوں میں تو کیجیو دعا — کھل جائے میرے شیعوں کی تقدیر الوداع

لرزہ میں خیمہ گہہ کی زمیں آتی تھی ادیم — فرماتے تھے جو حضرتِ شبیر الوداع

۴۷ - نوحہ

ئے رخصت کو جب شاہ کرب وبلا — ذرہ ذرہ سے آتی تھی اُس دم صدا

ے نبی کے پسر تیرا حافظ خدا — الوداع الوداع الوداع الوداع

سے تھی کانپتی خیمہ گہہ کی زمیں — سارے پردے قناتیں بھی لرزہ میں تھیں

تی تھی سائیں سائیں ہی کرکے ہوا — الوداع الوداع الوداع الوداع

یاں اور بچے ہیں گھیرے ہوئے — بیچ میں سب کے ہیں سرورِ دیں کھڑے

بچے کے لب پر یہی ہے صدا — الوداع الوداع الوداع الوداع

یاں جن کا کوئی بھی وارث نہیں — روئے سرور کو حسرت سے تھیں تک رہیں

زہرا نے جس دم یہ اُن سے کہا — الوداع الوداع الوداع الوداع

چھوٹے بچے بھی ٹانگوں سے لپٹے ہوئے | زخمہائے مبارک کو تھے چو...
جب وہ کہتے تھے خیمہ بھی تھا کانپتا | الوداع الوداع الوداع الود...

شہ نے ایک ایک بچے کو گودی میں لے | ان کے رخسار و گردن کے بوسے...
پیار کر کر کے اِک اِک سے شہ نے کہا | الوداع الوداع الوداع الود...

پیارے بچو تمہیں ظلم سہنے ہیں اب | تم کو پہنچیں گے کیا کیا نہ رنج و تعب
ہم تو ہوتے ہیں اُمت پہ جد کی فدا | الوداع الوداع الوداع الود...

پیارے بچو ہمیں یاد مت کیجیو | یہ وصیت نہ ہرگز بھلا دی...
فرق آئے نہ صبر و رضا میں ذرا | الوداع الوداع الوداع الود...

ننھی سی گردنوں میں بندھے جب رسن | لب پہ آئے شکایت نہ سر کر...
کیجیو صبر ہو خواہ کیسی جفا | الوداع الوداع الوداع الود...

بولے زینب سے اس وقت شاہِ زمن | دھیان اُمت کا ہر دم رہے اے...
ہم نے سب کچھ تمہارے حوالے کیا | الوداع الوداع الوداع الود...

ظلم سر کردلوں کو دکھانا بہن! | یوں محبوں کو سشمر سے بچانا بہ...
تاکہ احباب محفوظ ہوں از خطا | الوداع الوداع الوداع الود...

درد و حسرت کے سامان کر دیجیو | دل کو احباب کے غم سے بھر د...
بازوؤں میں رسن ہو تو سر ہو کھلا | الوداع الوداع الوداع الود...

سارے بچوں کو بھی یہ سمجھا دیجیو | اُن کو ایسا سبق تم پڑھا د...

اُمّت جد کے بچّوں پہ ہوئیں فدا الوداع الوداع الوداع الوداع

ہم تو جاکر کٹائیں گے سر اے بہن! اپنے شانوں میں بندھوائیو تم رسن

ہم ہوں مردوں پہ تم عورتوں پر فدا الوداع الوداع الوداع الوداع

جاؤگی تم جو دربار میں ننگے سر ہوگا عورات کے دل پہ غم کا اثر

اُن کو ہوئیگی زینت سے نفرت ذرا الوداع الوداع الوداع الوداع

اے ادیمِ حزیں جبکہ شاہِ زمن چوم کر شانے کہتے تھے رخصت بہن

چوم کر شہ کا کہتی تھی زینب گلا الوداع الوداع الوداع الوداع

۲۸- نوحہ

ہوئے قتل حبیب شہِ کربلا، تو فلک سے آنے لگی صدا، دل وجانِ سرورِ انبیا، جگرِ علیؑ دلِ فاطمہؑ

قتل الحسینؑ بکربلا ذبح الحسین بکربلا

وہ سرورِ جانِ محمدی، وہ حبیب مرسل ایزدی، وہ ولی وعاشقِ سرمدی وہ امام خلق رہِ رضا

قُتِلَ الحسینؑ بکربلا ذُبِحَ الحسینؑ بکربلا

جو ہیں عاشقانِ شہِ اُمم، نبی الوراشہِ ذوالکرم، نہ ہو کیسے ان کے دلوں کو غم مٹیں جبکہ دلبرِ مصطفےٰ

قتل الحسینؑ بکربلا ذُبح الحسینؑ بکربلا

یہ حرم سے فِضّہ نے جب کہا، کہ اُڑاؤ خاک غضب ہوا، ہوا قتل بی بی کا لاڈلا، تو اُٹھا یہ خیمہ میں غُلغُلہ

قتل الحسینؑ بکربلا ذبح الحسینؑ بکربلا

وہ صغیر شاہ کی لاڈلی، لگی کہنے رو رو کے کیوں پھپی، ہیں سروں کو بیبیاں پیٹتی، تو وہ بولی اے مری دلربا

قتل الحسین بکربلا ذبح الحسین بکربلا

اُٹھے آج دہر سے پنجتن، ہوا ذبح سیدِ بے وطن، وہ ہے آج خاک پہ بے کفن، نہیں ڈھانپنے کو کوئی ردا

قتل الحسینؑ بکربلا ذبح الحسینؑ بکربلا

وہ حبیب سید انبیا، جو زباں نبیؐ کی تھا چوستا، جو سوارِ دوشِ رسولؐ تھا وہ ہے ریگ گرم پہ اب پڑا

قتل الحسین بکربلا ذبح الحسین بکربلا

جگرا دیم غم آشنا، نہو کیوں الم سے تنگ فتہ، کہ فلک بھی خون ہے رو رہا ہے فضائے دہر میں غلغلہ

قتل الحسینؑ بکربلا ذبح الحسین بکربلا

۲۹ - نوحہ

سیّدِ ذی شان امامِ اُمم دین کے سلطان امامِ اُمم

مصطفےٰ کی جان امامِ اُمم دین کے ایمان امامِ اُمم

چاہتا تھا تو یہ شہِ آب وگل زینتِ دنیا سے ہٹیں سب کے دل

درد جو ہو تو ہیں جائے دل یہ کیا سامان امامِ اُمم

ساری خلائق کو دکھانا یہ تھا قتل بھی ہونے سے نہیں تو مرا

اس لئے ہر وقت ہی پڑھتا رہا نیزے پہ قرآن امامِ اُمم

خشک زباں سب کو دکھاتا رہا پیاس سے بچے کا دہن تھا کھُلا

حرملا کے تیر سے زخمی ہوا اصغرِ نادان امامِ اُمم

جنگ میں بے شیر کا تھا کام کیا بچے کو میداں میں جو لے کر گیا

لکھنا تھا بچوں کے لیے درد کا ننھا سا قرآن امامِ اُمم

جرأتیں یہ آگئیں کفار میں بے ادب آئے ترے دربار میں

لوٹ مچی ہے تری سرکار میں مظہرِ یزدان امامِ اُمم

آگ لگا دی ترے خیموں کو آہ جل گئی صد حیف تری بارگاہ

ہو گئی مسند تری خاکِ سیاہ سیدہ کی جان امامِ اُمم

بیبیاں جن کا کوئی وارث نہیں نکلی ہیں خیموں سے بحالِ حزیں

قتل کے میدان میں ہیں پھر رہیں کہ یا سرِ عریان امامِ اُمم!

اہلِ حرم پھنس گئے آزار میں سر کھلے ہیں شام کے بازار میں

جاتی ہے ملعون کے دربار میں زینبِ ذیشان امامِ اُمم

آہ ادیبؔ جگر افگار حیف کرکے ٹکا کہہ شہِ ابرار حیف

لب تیرے اور چوبِ ستمگار حیف بے سروسامان امامِ اُمم

نوحہ ۴۰

اے اہلِ عزا سجادؑ کا جب کچھ دھیان ہمیں آ جاتا ہے

تو غم سے سینہ پھٹتا ہے دل درد سے بیٹھا جاتا ہے

زہراؑ کے پوتے یاد تری دنیا کا دل تڑپاتی ہے

جو ذکر ترا سننے آیا وہ اشک بہاتا جاتا ہے

بازارِ شام میں آ دیکھے ہر ایک نبیؐ اس کو چلتے

اس طرح ہدایت کرتے ہیں سب کو سمجھاتا جاتا ہے

ضعف اور نقاہت بیماری اور طوق و سلاسل بھی بھاری
عرش و کرسی کانپ اُٹھتے ہیں جب ٹھوکر تو کھاتا ہے

تلووں کے چھالوں کے صدقے زنجیر پہ پیروں کی قرباں
اُس طوق کے بھی صدقے ہوں جو گردن میں لٹکتا جاتا ہے

اے بنتِ کسریٰ کے جائے تجھ پر دونوں عالم صدقے
مولا تیرے پیچھے پیچھے تو صبر بھی روتا جاتا ہے

گردن کے تری خوں کے قطرے نفسوں کی خباثت دھوتے ہیں
ہر قطرہ ایک اِک خواہش کو دل میں سے کھوتا جاتا ہے

تیرا یہ ادیبِ خستہ جگر ہر وقت ہے جلتا فرقت میں
مثلِ شمعِ محفل اب تو دن رات پگھلتا جاتا ہے

۱۳۔ نوحہ

فرزندِ پیمبر نے کیا راہ دکھائی ہے — بدعت کے مٹانے کی تدبیر سکھائی ہے
مظلوم بنو تم کو گر ظلم مٹانا ہو — کیا راز بتائے ہیں کیا راہ سجھائی ہے
ہم نفس پرستوں کو عصیاں سے بچانے کو — تصویرِ الم آلِ احمدؐ نے بنائی ہے
پیدا ہو جوانوں میں تا جذبۂ قربانی — اکبر نے سناں کھائی خالق کی دہائی ہے

پیدا ہو جوانوں میں تا جذبۂ قربانی — اکبر نے سناں کھائی خالق کی دُہائی ہے
اطفال میں پیدا ہو تا جذبۂ ہمدردی — بے شیر نے بھی گردن ناوک سے چھدائی ہے
کیوں ہم نہ کریں نالے سب عترتِ احمد جب — سر کھولے رسن بستہ دربار میں آئی ہے
سیلی کے نشاں رُخ پر کانوں سے ہے خوں جاری — اس طرح کھڑی رن میں شبیر کی جائی ہے
سر تن پہ نہیں گٹوں سے ہاتھ علیحدہ ہیں — دلبندِ پیمبرؐ کی یہ شکل بنائی ہے
اے سعد کے بیٹے تو کچھ شرم نہیں کرتا — لاوارث بیبیوں پہ کیوں فوج چڑھائی ہے
اے شامیو کیوں بیبیوں کے خیموں میں جاتے ہو — ان میں سے کسی کا اب بیٹا ہے نہ بھائی ہے
اے کوفیو قیدی ہیں یہ آلِ محمدؐ کے — کرتے ہو تماشا کیوں کیا دل میں سمائی ہے
اے شامیو کیوں لائے دربار میں ننگے سر — ان کے لئے تو چادر تطہیر کی آئی ہے
کیوں دل پہ آدیم اپنے چھا جائے نہ ابرِ غم — جب آلِ نبی پر یوں یہ ظلم دہائی ہے

---

۴۲ ۔ نوحہ

اے اہلِ عزا دُکھ میں سلطانِ زمن کیوں ہے — احمد کے گھرانے پہ یہ رنج و محن کیوں ہے
ہمراہ لئے بچوں کو موسم گرما میں — فرزند پیمبرؐ کا آوارہ وطن کیوں ہے
شبیرؑ کے بچے سب کیوں پیاسے تڑپتے ہیں — کھولے ہوئے اصغرؑ بھی غنچہ سا دہن کیوں ہے
سب جلق کی مشکل کو آساں جو کرے دم میں — اور ساقیِ کوثر ہے وہ تشنہ دہن کیوں ہے
کیوں دل پہ سناں کھائی ہمشکلِ پیمبرؐ نے — ٹکڑے ہوا تیغوں سے وہ گل سا بدن کیوں ہے

ہر چیز زمانے کی ہے جس کے اشارے میں
تیروں سے بنا چھلنی پھر اُس کا بدن کیوں ہے

کیوں قید ہے سب کنبہ محبوبِ الٰہیؑ کا؟
احمد کی نواسی کے بازو میں رسن کیوں ہے

احمد کا گھرانہ کیوں بلوے میں کھلے سر ہے
اور بالی سکینہ کی گردن میں رسن کیوں ہے

محبوبِ الٰہی کا برباد ہوا گھر کیوں۔۔؟
پامال ہوا رن میں زہرا کا چمن کیوں ہے

اُمت کے لئے آلِ احمدؐ نے یہ دکھ جھیلے
پھر اُمتِ عاصی کا بگڑا یہ چلن کیوں ہے

دعوےٰ ہے کہ پیرو ہیں ہم آلِ محمدؐ کے
پھر زینتِ دنیا کی دل میں یہ پھبن کیوں ہے

ہے زعم کہ بیٹھے ہیں ہم کشتیٔ عترت میں
پھر بیٹھ کے کشتی میں اُلٹا یہ چلن کیوں ہے

لے جلد خبر مولاؑ روتا ہے ادیبؔ اب تو
اس وقت تلک اس کو فرقت کا محن کیوں ہے

نوحہ

کیوں ہم میں بپا یارو گھر گھر نہ قیامت ہو
گرداب مصیبت میں جب کشتیٔ عترت ہو

بازو ہوں قلم دونوں عباسِ دلاور کے
دریا کے کنارے پہ پیاسے کی شہادت ہو

برچھی سے چھدے سینہ ہم شکلِ پیمبرؐ کا
سب خون میں غلطاں ہو جو نور کی صورت ہو

ننھا سا گلا اصغر کا تیر سے چھد جائے
آلودہ بخوں بچے کی موہنی مورت ہو

محبوب الٰہی جس حلقوم کے بوسے لیں
کٹ جائے وہ خنجر سے برپا نہ قیامت ہو

جس گھر میں نہ آتے تھے بے اذن فرشتے بھی
در آنہ گھسیں اُس میں اعدا کی یہ جرأت ہو

رخسار سکینہ کے ہوں لال طمانچوں سے
اور کان بھی زخمی ہوں بچی پہ یہ آفت ہو

تشہیر ہو سب کنبہ محبوبِ الٰہی کا۔۔۔۔۔!
رسّی میں بندھی بنتِ خاتونِ قیامت ہو

اُمت کو گناہوں سے محفوظ بنانے کو
مرغوب شہِ دیں کو۔ ایک مصیبت ہو
بچوں کو شہِ دیں کے اُلفت یہ ہماری ہو
ہر قسم کے دکھ جھیلیں لب پر نہ شکایت ہو
اس پر بھی جو نفسوں کی اصلاح نہ ہو پائی
ہو فتنہ و شر برپا ہر گھر میں عداوت ہو
احباب کی خاطر یہ دکھ آلِ نبی جھیلیں
رستے پہ چلیں اُن کے یہ ہم کو نہ چاہت ہو
اے جانِ نبی تو نے گھر بار لُٹایا ہے
روتا ہے آدیم اس کو بھی نور عنایت ہو

۴۴ ۔ نوحہ

کیا سمجھے کوئی شان شہِ دل مُلول کی
کیا منزلت ہے خلق میں ابنِ بتول کی
کس درجہ شہ کو پیاری ہے اُمت رسول کی
اپنے تمام گھر کی تباہی قبول کی
بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسول کی
برباد رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

انصار شاہ صاحبِ ایمان با حیا،
دنیا نے دیکھے تھے نہ کبھی ایسے باوفا
جن کا نظیر خلق میں ملنا محال تھا
ہر اک نے سر حسینؑ پہ قربان کر دیا
بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسولؐ کی
برباد رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

وہ کام رن میں کر گئے حضرت کے اقربا
دیکھا ہو جس کا مثل کسی نے نہ ہو سنا
کیا کیا ہمارا حق محبت ادا کیا
ہنس ہنس کے کھائے تیر و سناں خنجرِ جفا
بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسولؐ کی
برباد رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

سب بھائیوں سے پہلے یہ عباس نے کہا
ہو جاؤ تم بھی اُمتِ مرحوم پر فدا
ایک ایک جا کے رن میں فدا ہم یہ ہو گیا
کتنا بڑا ہر ایک یہ احسان کر گیا

بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسولؐ کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

فرزند سب امام حسنؑ کے ہوئے شہید | قاسم سے گلبدن پہ ہوا ظلم یہ شدید
گھوڑے اُڑائے پھرتا تھا جو لشکرِ یزید | پامال زندگی ہیں ہوا آہ وہ سعید
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسول کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

ہم کو بچانے نار سے عباسِ نامدار | تشریف رن کو لے گئے پھر بہرِ کارزار
تھی مشک ساتھ اور علمِ شاہِ ذی وقار | اِک ہاتھ میں لئے ہوئے شمشیرِ آبدار
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسولؐ کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

پانی سے بھر کے مشک کو لے کر جو وہ چلا | گھر آیا ہر طرف سے وہیں لشکرِ جفا
شانوں سے دونوں ہاتھ کٹے وامصیبتا | پانی تمام مشکِ سکینہ سے بہہ گیا
بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسول کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

لو غرقِ خوں ہوا علمِ شاہِ نیک نام | مقتل میں بے نشاں ہوا اب خلق کا امام
ہے ہے شہید ہو گیا عباسِ لالہ فام | کون اب کرے گا فوجِ شہِ دیں کا انصرام
بچ جائے تا گناہوں سے اُمت رسولؐ کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

فرزندِ شاہِ دیں پئے جنگاہ پھر چلا | عابد سعید زاہد و ہمشکلِ مصطفےٰ
سینہ پہ آہ کھا کے سِناں خاک پر گرا | وہ بھی ہمارے واسطے قربان ہو گیا
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسول کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

تنہا جو رن میں رہ گیا مظلومِ کربلا | جانِ نبیؐ و دلبرِ زہراؑ و مرتضےٰؑ

کثرت سے گھر آئی سبھی فوجِ اشقیا | تیر و سنان و تیغ چلے وا مصیبتا
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسولؐ کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتولؑ کی

اک جان کے لئے ہیں ستمگار بے شمار | جانِ رسول ایک ہے غدار بے شمار
تیغ و سناں کے چل رہے ہیں وار بے شمار | برسا رہے ہیں تیر جفا کار بے شمار
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسولؐ کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتولؑ کی

اے فاطمہ کے لال جگر بندِ مصطفےٰؐ | افسوس قتل گاہ میں ہو تجھ پہ یہ جفا
اکبر ہیں اب نہ قاسم و عباسِ باوفا | کون اے امام حقِ رفاقت کرے ادا
بچ جائے تا گناہوں سے امت رسول کی | پامال رن میں ہو گئی کھیتی بتول کی

نوحہ - ۴۵

مقتولِ جفا سبطِ پیمبر کا ہے چہلم | مذبوحِ قفا سیدِ بے سر کا ہے چہلم
ہو صبح سے تا شام نہ کیوں گریہ و زاری | دو اِک کا نہیں یہ تو بہتر کا ہے چہلم
تصویرِ علی شیرِ نیستانِ شجاعت | دلبندِ شہِ فاتحِ خیبر کا ہے چہلم
شبیر کے لشکر کا جو ہے جعفرِ طیار | عباسِ علمدار دلاور کا ہے چہلم
مشکیزہ پہ گردن کو سپر کر دیا جس نے | سقائے حرم ثانیِ حیدر کا ہے چہلم
سینہ پہ سناں کھا کے جو گھوڑے سے گرا تھا | ہمشکلِ نبی شاہ کے دلبر کا ہے چہلم
بن بیاہا گیا خلق سے ناشاد جواں مرگ | اُس یوسفِ ثانی علی اکبر کا ہے چہلم
بے شیر جو گہوارہ سے میدان میں آیا | اُس ننھے مجاہد علی اصغر کا ہے چہلم

پانی کے عوض جس کو ملا تیر ستم حیف — شہزادۂ بے شیر کا بے پر کا ہے چہلم
کیوں دل نہ ادیم جگر افگار کا تڑپے — مسلوب ردا دلبر حیدر کا ہے چہلم

۴۶ - نوحہ

آج اہلِ ولا کی چشم ہے تر - مقتولِ جفا کا چہلم ہے
احباب نہ کیوں ہوں خاک بسر - تشنۂ کرب و بلا کا چہلم ہے
تھی خشک عطش سے جس کی زباں - چلتے رہے جس پر تیر و سناں
دلبندِ محبوبِ یزداں - مذبوحِ جفا کا چہلم ہے
تھی جس کی منزل دوشِ نبیؐ - احمدؐ کی زباں جس نے چوسی
محبوبِ حبیبِ لم یزلی - راضی بہ رضا کا چہلم ہے
زخموں سے بالکل چور ہوا - گھوڑے سے زمیں پر جب آیا
اُس حال میں بھی سجدے میں گرا - اس عبدِ خدا کا چہلم ہے
بچے جس کے پیاسے تڑپے - انصار و اعزا قتل ہوئے
اُس شاہِ غریب و بے مونس - محبوسِ بلا کا چہلم ہے
تیروں کا جس پہ مینہ برسا - لاشہ جس کا پامال ہوا
اُمت کی خاطر ظلم سہا - اُس شاہِ ہدیٰ کا چہلم ہے
لاشہ کے ہاتھوں کو کاٹا - تن پر تھا جو کچھ لوٹ لیا
ریتی پہ رہا عریاں لاشہ - پامالِ جفا کا چہلم ہے

کوفہ سے حرم سب آئے ہیں ۔ بندی میں اعدا لائے ہیں

قیدی بیٹا رو رو کہتا ۔ میرے بابا کا چہلم ہے

بنتِ زہرا جس دم آئی ۔ رو رو کہتی بھائی بھائی

ہمشیر ہو اس غربت کے فدا ۔ ابنِ زہرا کا چہلم ہے

کس طرح ادیبِ دل بریاں ۔ وہ حال کرے لفظوں میں بیاں

کہتے تھے حرم جب واویلا ۔ دین و دنیا کا چہلم ہے

۴۷ ۔ نوحہ

جب سیّد ہوئے قید سے رہا ۔ واردِ وطن قافلہ ہوا ۔ روضۂ نبیؐ جب نظر پڑا ۔ دل سے غم زدوں کے نکلی یہ صدا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا آپ کا باغ لٹ گیا ۔ آپ کا پسر ہم سے چھٹ گیا ۔ گویا آپ کا سایہ اٹھ گیا ۔ اہلبیت کا تخت الٹ گیا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

چوستا تھا جو ۔ آپ کی زباں ۔ دوش آپ کا جس کا تھا مکاں ۔ ریگِ گرم پر خوں میں تھا طپاں ظلم کی ہوئی اس پہ انتہا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

تھا جو شکل میں آپ کا نشاں ۔ دلبرِ حسینؑ، اکبرِ جواں، کھا کے مر گیا ظلم کی سناں، پارہ پارہ جسم اس کا ہو گیا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا آپ کا سارا خانداں ۔ دہر میں ہوا آہ بے نشاں ۔ عورتیں ہیں یا چھوٹی لڑکیاں بیری کوئی نے جواں رہا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا آپ کی بارگاہ میں۔ آگھسے عدو خیمہ گاہ میں۔ بیبیاں تھیں محو اشک و آہ میں۔ بیکسوں پہ آہ ظلم ڈھا دیا

وامحمّدا وامحمّدا وامحمّدا وامحمّدا

بہویں بیٹیاں۔ آپ کی جو تھیں۔ لوٹنے لگے ان کو وہ لعیں۔ چادریں تلک سر سے چھین لیں۔ لوٹنے کے بعد۔ آگ دی لگا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا آپ کے عرش احتشام۔ نینوا میں تھے جس قدر خیام۔ خاک ہو گئے جل کے وہ تمام۔ اور اثاثِ بیت بھی نہ بچ سکا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا ہم پہ تنگ ہو گئی زمیں۔ ساری بیبیاں پھر نکل پڑیں۔ قتل گاہ میں سر برہنہ تھیں۔ نیزے مارتے تھے ان کو اشقیا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

پیاری آپ کی دو نواسیاں۔ ان کے بازوؤں میں باندھیں ریسماں۔ لیگئے انھیں پھر کشاں کشاں۔ بے کجاوہ اونٹ پر بٹھا دیا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

نانا دیکھو بیٹیوں کا حال۔ ہم پہ ہو گیا ظلم کا کمال۔ پھیرتے تھے لئے ہم کو بے ردا۔ دُرّے مارتے تھے ہم کو اشقیا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

پیارے نانا جان کچھ تو پوچھیے۔ انتہا کے ظلم ہم نے سہہ لئے۔ جسم پہ ہیں گواہ زخم پشت کے۔ بازوؤں کے نیل دیکھ لو ذرا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

آہ اے ادیبِ خستہ و حزیں۔ کیوں نہ تڑپے آہ قلبِ مومنیں۔ روضۂ نبی کی ہلتی تھی زمیں۔ اٹھتا تھا حرم میں جب یہ غلغلا

وامحمّدا وامحمّدا ۔ وامحمّدا وامحمّدا

۴۸۔ نوحہ

آلِ پیغمبر مُطہّر ہیں زمانے کے لئے — کر گئے ساماں ہمارے بخشوانے کے لئے
نفس کی شہوات سے ہم کو بچانے کے لئے — جیتے جی ہی خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے
اُمتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے — کربلا میں شاہ آئے گھر لُٹانے کے لئے

ابنِ زہرا کا ہمارے واسطے ہو سر قلم — گرم ریتی پر ہو لاشہ اور نہ ہو کچھ ہم کو غم
آہ پامالِ سُمِ اسپاں ہو جسمِ محترم — اور ہماری خواہشِ زینت نہ ہو اس پر بھی کم
اُمتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے — کربلا میں شاہ آئے گھر لُٹانے کے لئے

نوجوانوں میں بہت جذبات کا ہوتا ہے جوش — وہ سمجھتے ہیں کہ مقصد زیست کا ہے ناؤ نوش
گھومتے پھرتے ہیں دنیا میں وہ بن کر دل فروش — درد گر پہنچے تو فطری ہے انھیں آجائے ہوش
اُمتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے — کربلا میں شاہ آئے گھر لٹانے کے لئے

ہمشبیہِ مصطفٰے فرزندِ شہ کا نوجواں — ہمسنوں کے واسطے سینہ پہ کھائے وہ سناں
غم نہ ہو مطلق جوانوں کو رہیں وہ شادماں — اس پہ دعوائے محبت آل سے ہو الاماں
اُمتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے — کربلا میں شاہ آئے گھر لٹانے کے لئے

دخترانِ فاطمہؑ ہوں سر برہنہ ہے غضب — شام کا دربار اور آلِ پیمبر العجب
ہو نہ پھر بھی دوستوں کی عورتوں کو کچھ تعب — زینتِ دنیا کی اب بھی ہو اور ہم اِن کو طلب

اُمتِ جد کو گناہوں سے بچانے کے لئے
کربلا میں شاہ آئے گھر لٹانے کے لئے

۲۹- نوحہ

شبیرؑ نے روشن دلِ ایمان کیا ہے　　حیوان صفت خلق کو انسان کیا ہے

زہراؑ کے بھرے گھر کو جو قربان کیا ہے　　جذبات کو یوں درد سے بے جان کیا ہے

شبیرؑ نے خلقت پہ یہ احسان کیا ہے　　عصیاں سے بچا لینے کا سامان کیا ہے

قاسم سا بھتیجا جو کیا شاہ نے قرباں　　مقصد تھا احبا کو ملے دولت ایماں

اس پہ بھی ہمیں درد نہ ہو دل رہیں شاداں　　عقبیٰ کے لئے کچھ نہ کریں خلق میں ساماں

شبیرؑ نے خلقت پہ یہ احسان کیا ہے　　عصیاں سے بچا لینے کا سامان کیا ہے

بازو ہوئے عباس دلاور کے قلم حیف　　ماہِ بنی ہاشم پہ ہوئے کیسے ستم حیف

نفسوں کو ہمارے نہ ہوا درد و الم حیف　　عصیاں نہ ہمارے ہوئے کچھ اِس پہ بھی کم حیف

شبیرؑ نے خلقت پہ یہ احسان کیا ہے　　عصیاں سے بچا لینے کا سامان کیا ہے

فرزندِ جواں شاہ کا ہمشکلِ پیمبرؐ　　سینہ پہ سناں کھا کے فدا ہو گیا ہم پہ

ہم ایسے ہوں غافل نہ اثر غم کا ہو دل پر　　اور بندگیٔ نفس میں ہوں غرق سراسر

شبیرؑ نے خلقت پہ یہ احسان کیا ہے　　عصیاں سے بچا لینے کا سامان کیا ہے

زہراؑ کی بہو بیٹیاں ہوں آہ کھلے سر　　ہوں آلِ نبی بیچ میں اور گرد ستمگر

افسوس کہ ہو تو نہ اذیم اس پہ بھی مضطر　　اور زینتِ دنیا کا اثر ہو ترے دل پر

شبیرؑ نے خلقت پہ یہ احسان کیا ہے　　عصیاں سے بچا لینے کا سامان کیا ہے

اسلام

پھر ہمیں کیا ڈر گناہوں سے رہائی کیلئے
مصطفےٰ سا جب ہو ہادی رہنمائی کیلئے

قلب عالم جب حرص و آز سے طاہر ہوا
آئے محبوب خدا دل کی صفائی کیلئے

لوگ برسایا کئے پتھر نبی پہ بارہا
وہ دعا کرتا رہا ان کی بھلائی کیلئے

نفس کی تکمیل کو اللہ کافی ہو گیا
نفس ہے اللہ کا کافی خدائی کیلئے

بخشش امت کی طالب تھی کہ راضی ہو گئی
زینب کبریٰ جو بھائی کی جدائی کیلئے

کہتے ہیں احباب کے دل کیوں فلک زوں تھی کیا
کربلا کی خاک زہرا کی کمائی کیلئے

آلِ ابوسفیان کو دیکھو کسی کے ساتھ جو
کی بھلائی بھی تو خلقت کی برائی کیلئے

مصطفےٰ کی آل کا ایثار تو دیکھو ذرا
ذلتیں سہتے ہیں خلقت کی بھلائی کیلئے

کیوں مسلمانو! ردا بھی گئی کس طور سے
بے ردائی بنت پیغمبر کی جائی کیلئے

ہمشبیہ مصطفےٰ سا لال بھی شبیر نے
کر دیا قربان امت کی بھلائی کیلئے

ہاتھ رسّی میں بندھے تھے سر پہ چادر تک نہ تھی
کیا بہن کرتی کفن کی فکر بھائی کیلئے

عورتیں آلِ ابوسفیان کی پردے میں رہیں
اور آلِ مصطفےٰ ہوں بے ردائی کیلئے

کیوں مسلمانو! مناسب تھی چھڑی کیا بید کی
ہیچ تھا نا بوسہ گاہ مصطفائی کیلئے

ہے عطہر تیرا مولا اے ادیم خستہ جاں
اس کا غم کافی ہے باطن کی صفائی کیلئے

مطلعِ ثانی

خوف کیوں ہو قید باطل سے رہائی کیلئے
جب علیؑ موجود ہوں مشکل کشائی کے لئے

حق نے فرمایا شب ہجرت فرشتو دیکھ لو
جان یوں بھائی فدا کرتے ہیں بھائی کے لئے

آئے جو نہ گر ہوتا شرکِ خلقت کا خیال
ایک یہی ان میں سے کافی تھا خدائی کے لئے

مظہر رحمت محمدؐ مصطفےٰ کو کر دیا
رکھ لیا حیدر کو شانِ کبریائی کے لئے

اک قدم معبود کی جانب اگر بندہ بڑھے
دس قدم بڑھتا ہے خالق پیشوائی کے لئے

حق نہ ہوتا یہ اگر تو حرؑ کا استقبال پھر
کیا ضروری تھا شہ کرب و بلائی کے لئے

ہم گنہگاروں کی خاطر کون سی تھی وہ بلا
کربلا میں جو نہ تھی زہرا کی جائی کے لئے

ذلتیں تشہیر کی بازار کی دربار کی
کیں گوارا نفسِ خلقت کی صفائی کے لئے

لاش اکبر پہ زبانِ حال سے کہتی تھی ماں
واری جاؤں تم نہ کڑھنا اپنی دائی کے لئے

بخشش امت کا زینب کو نہ ہوتا گر خیال
کس طرح تیار ہوتی بے ردائی کے لئے

پاس جھولے کے زبانِ حال سے کہتی تھیں ماں
شغل بھی اصغر نہ کچھ چھوڑا کھلائی کے لئے

شرع میں ساقط نہ ہوتا عورتوں سے گر جہاد
بنت زہرا سر کٹاتی اپنے بھائی کے لئے

دیدنی ہے حوصلہ زینب کا بندھوا لی رسن
بازوؤں پہ خلق کی مشکل کشائی کے لئے

عورتوں پہ لیڈروں کی ظلم ہوں تو دیکھیے
جائیں دارالسلطنت تک بھی دہائی کے لئے

دعوئِ حب نبی ہو پر نہ پیدا ہو سکے
ایک فریادی بھی آلِ مصطفائی کے لئے

نفس کی حرص و ہوئی سے مضطرب ہے کیوں دیم
اس سے ہے ذکرِ علیؑ کافی لڑائی کے لئے

دارالسلطنت

سلام

ہوا جو مست مجرائی شراب حب حیدر میں
تو حصہ دار بن جائے گا وہ اوصاف داور میں

ہوا جو عبد کامل قدرت رب کا بنا حامل
ہے لازم فرق کرنا ذات میں اور اسکے مظہر میں

مشیت ہے خدا کی جب تلک ہیں مظہر قدرت
جدا ہو کر ہے کیا قوت ائمہ یا پیمبر میں

نبی کا حکم تھا اس واسطے اس کو اکھاڑا خود
وگرنہ تھا جو رکھا ہی کیا تھا باب خیبر میں

علی گر حکم دیتے سارے قلعہ کو ہلا دیتا
باذن حیدری یہ زور آتا دست قنبر میں

اکھاڑا جو در خیبر کوئی یہ بھی فضیلت ہے
پھرایا شمس کو یہ زور تھا انگشت حیدر میں

بھلائی کے لئے خلقت کی سب کچھ کر دیا قرباں
ہوا ایثار ایسا بس رسول اللہ کے گھر میں

حسین ابن علی کی مثل دنیا میں نہیں کوئی
شجاعت انتہا سے تھی سوا سبط پیمبر میں

قطعہ

الم انصار کا احباب کا سارے اعزہ کا
غم عباس میں بھی مبتلا اور درد اکبر میں

عطش ہے تین دن کی بھوک بھی ہے اور زخمی بھی
غم اطفال میں بھی غرق ہیں اور فکر خواہر میں

مگر اس پر بھی میدان وغا میں تیغ جب کھینچی
مچایا تہلکہ اک شام اور کوفہ کے لشکر میں

نظر میں صبر و استقلال زینب پر جو کرتا ہوں
نہیں تفریق ملتی کچھ برادر اور خواہر میں

قطعہ

ہوئے ہیں قتل دو بیٹے بھتیجے گود کے پالے
تڑپ ہے قلب میں بے انتہا ہجر برادر میں

غضب ہے لاشہائے بے کفن سارے عزیزوں کے — پڑے ہیں خاک پہ بھائی بھی بیٹو نکی برابر میں
یہ ہے آفت رسیدہ کاروانکی منتظم زینبؑ — پہاڑوں سے سوا طاقت ہے قلب بنت حیدرؑ میں
الٰہی بس اسی کا ہے ادیم بے نوا طالب — جئے بھی اور مرے بھی یہ غم سبط پیمبر میں

۳۔ سلام

اے سلامی آل احمد کا جو دیوانہ بنے — ہر عمل اس کا یقیناً پاکبازانہ بنے
جس نے بت کعبہ کے توڑے یاد اس کی گر رہے — کیوں صنم ہائے ہوس سے قلب بت خانہ بنے
ایک قطرہ بھی شرابِ حُبِّ اہل بیت کا — حلق سے جس کے اتر جائے وہ مستانہ بنے
عشق آلِ مصطفٰےؐ میں جو کرے حاصل کمال — مظہر قدرت ہو شان اس کی کریمانہ بنے
آل احمد نے اٹھائے ہیں مصائب اس لئے — دل ہمارا تاکہ نور حق کا کاشانہ بنے
درد ہو گر نفس میں پیدا تو غفلت دُور ہو — خُلق پھر اعلیٰ بنے خصلت شریفانہ بنے
ظلم و جورِ کربلا کی یاد جو کرتا رہے — ہے یقینی قلب اس کا غم کا کاشانہ بنے
کیا قیامت ہے تڑپے دل ہیں نواحباب کے — دوپہر میں فاطمہ کا باغ ویرانہ بنے
آہ ہمشکل نبی نے کھائی سینہ پر سناں — تا ہمارا خُلق دنیا میں شریفانہ بنے
اس لئے اصغر نے کھایا تیر تا ان کا محبّ — زندگی میں نور کی تسبیح کا دانہ بنے
غرق ہو گر یاد میں تو نزلفِ اکبر کی ادیم — ہیچ ہو دنیا کی زینت دل فقیرانہ بنے

۴۔ سلام

~~حکم رجعت شمس کو اللہ اکبر دیکھنا~~ — ~~منکرو ہاں ہاں سوئے انگشت حیدر دیکھنا~~
اے سلامی رفعت شانِ پیمبر دیکھنا — دو کمانوں سے بھی ہے کچھ فصل کمتر

ابتدائے معرفت ہے یہ سمجھ لینا کہ ہے
وصف حیدر دیکھنا وصف داور دیکھنا

بیعت رضواں میں یکساں مومن بائع کو ہے
دست خالق دیکھنا دست پیمبر دیکھنا

ہے مساوی چشم عارف میں بصیرت ہو اگر
وجہ خالق دیکھنا یا روئے حیدر دیکھنا

ذات ہے درک بصارت سے منزہ اس لئے
ہے اسی کا دیکھنا قدرت کا مظہر دیکھنا

صاحب معراج کے فرزند کی معراج ہیں
نوک نیزہ دیکھنا شبیر کا سر دیکھنا

تھے بنی آغاز میں مرکب مگر انجام میں
سینۂ شہ زانوئے شمر بد اختر دیکھنا

اس سے زیادہ کیا نبی کی دشمنی کا ہو ثبوت
بوسہ گاہ مصطفیٰ اور کینہ خنجر دیکھنا

لازمی ہے کچھ تناسب ضربت و مضروب میں
حرملا کا تیر اور حلقوم اصغر دیکھنا

اہل کوفہ کی نظر میں کیا نبی کا ہے وقار
ہاتھ نامحرم کا اور زینب کی چادر دیکھنا

خورد سالی میں یتیمی اور اس پر مستزاد
ننھے رخساروں پہ سیلی ستم گر دیکھنا

دل یتیموں کا تو ہے شیشہ سے بھی نازک سوا
لگ نہ جائے ٹھیس او شمر ستم گر دیکھنا

مل رہا ہے اجر تبلیغ رسالت کا عجیب
شام کا دربار اور آل پیمبر دیکھنا

در پہ تیرے طالب نور بصیرت ہے ادیم
اک نگاہ لطف سے محبوب داور دیکھنا

سلام ۵

اے سلامی دل کی ہر لحظہ طہارت چاہیے
بخشش امت کو سرور کی شفاعت چاہیے

ہوں مبارک حور و غلماں جن کو ہو انکی طلب
ہم کو تو خاک در انصار عترت چاہیے

آل احمد نصرت مخلوق سے ہیں بے نیاز
ان کی نصرت کیلئے دل کی طہارت چاہیے

جو یقین کر لے کہ میں ناجی ہوں وہ غافل ہوا — خوف دوزخ کا ہو تو امید جنت چاہئے

ہو عبادت دو جہاں کی جسکے آگے پست تر — اس فضیلت کیلئے حیدر کی ضربت چاہئے

شرک باطن کی نجاست دل سے دھونے کیلئے — مضطرب جو قلب کو رکھے وہ آفت چاہئے

دوپہر میں فاطمہ کا باغ سب پامال ہو — حیف ہے احباب کو دنیا کی زینت چاہئے

تیر کھا کر دی گواہی اصغر بے شیر نے — اور کیا خالق کے ہونے پر شہادت چاہئے

بھائی بیٹے اور بھتیجے بھانجے قربان کیئے — رہنمائے خلق کو ایسی سخاوت چاہئے

دختران احمد و زہرا رسن بستہ پھریں — اس سے زیادہ دوستوں کو کیا قیامت چاہئے

ننھے بچے کا گلا بھی تیر سے چھید اگیا — دشمنی میں کیا کہیں ایسی شقاوت چاہئے

احمد و زہرا کا گھر برباد سارا ہو گیا — دوستوں کے دل پہ کچھ تو درد و حسرت چاہئے

نور تو ان کو صبر یہ نہ کرتے ہو تشہیر کیوں — اے مسلمانو تمہیں کچھ تو حمیت چاہئے

ہے نگاہ لطف کا طالب ادیم خستہ دل — دولت دنیا نہ اس کو جاہ و حشمت چاہئے

سلام

جری اصغر نے کھایا تیر امت کے لئے — کیوں نہ دل تڑپا کریں بچے کی تربت کے لئے

درد سے بھر جائیں دل تو حقیقت ہو نصیب — یہ کیا سامان سرور نے شفاعت کیلئے

نور ہے الفت نبی کی اور ان کے اہل البیت کی — قلب طاہر چاہئے ان کی محبت کے لئے

واسطہ تطہیر کا ہیں آل پاک مصطفیٰ — یہ ہوئے مخلوق عالم کی طہارت کے لئے

درد دینے کو ہیں آل نبی شائق رہے — زندگی بھر بر بلا و رنج و آفت کے لئے

اہل دل سوچیں بتائیں کونسی تھی وہ بلا — کربلا میں جو نہ تھی احمد کی عترت کے لئے

عورتوں بچوں پہ کیوں توڑے مصائب کے پہاڑ — مرد کیا کافی نہ تھے مشق عداوت کے لئے

کیوں گلا اصغر کا چھیدا سینۂ اکبر پہ آہ — کیا انی نیزہ کی کچھ کم تھی شقاوت کے لئے

تخت شاہی عیش و عشرت آل بوسفیان کو — قید ظلم و جور ہو احمد کی عترت کے لئے

جنگ میں اصغر کو لانا کیا ضروری تھا شہا — سینۂ اکبر ہی کیا کم تھا شفاعت کے لئے

اے نبی کی جان آیا ہے ترے در پہ ادیم — اضطرار قلب سے تیری محبت کے لئے

۷ - سلام

اے سلامی شاہ نے بخشش کا ساماں کر دیا — غم جگر کو دے دیا اور درد سے دل بھر دیا

نفس ہیں سوئے ہوئے جاگیں گے وقت موت سب — احمد مختار نے ہم پر یہ ظاہر کر دیا

خواب سے ہم سارے عقائد اور عمل بے کار ہیں — خواہ گھر بخشا کسی کو یا کسی کو زر دیا

آخرت کے واسطے تو بس وہی ہوگا مفید — جاگنے کے بعد جو بھی کام ہم نے کر دیا

کربلا میں درد کا منظر بنایا شاہ نے — ہم کو غفلت سے جگا نیکا یہ ساماں کر دیا

زینت دنیا ہا سے دل سے کھونے کیلئے — دختر زہرا نے حیا در دی زر و زیور دیا —

بے ارادہ ہی گناہوں سے بچالے اس کی یاد — یہ شفاعت کا ہماری شہ نے ساماں کر دیا

ہو ادیم بے نوا بھی اب غلامی میں قبول — سینکڑوں بندوں کا تم نے نور سے دل بھر دیا

۸ - سلام

اے سلامی لے جسے فردوس میں گھر چاہئے — ہم کو تو خاک در محبوب داور چاہئے

ہو جو اوصافِ الٰہیہ کا مظہر خلق میں / اسکی پیدائش کو بھی اللہ کا گھر چاہیے

چار دیواری میں شہرِ علم حق محصور ہے / اس میں جانے کو ضروری ہے کوئی در چاہیے

روئے حیدر دیکھ کر جب ہلا اُٹھا خیبر کا در / یا علیؑ میرے لئے تو صرف قنبر چاہیے

حُبِّ اہل البیت ہے حبِّ نبی حبِّ خدا / نورِ حبُّ اللہ کو دل بھی مطہّر چاہیے

طالبِ حُبِّ حسین ابنِ علی ہو بعد میں / پہلے رکھ لینا ہتھیلی پر اسے سر چاہیے

حشر تک چبھتی رہے جو قلب میں مخلوق کے / اس انی کے واسطے تو قلبِ اکبر چاہیے

سننے والوں کے دلوں میں زخم جو ڈالا کرے / ایسے ناوک کے لئے حلقومِ اصغر چاہیے

سر دیا شبیر نے زینب نے دی سر سے ردا / ایسے بھائی کیلئے ایسی ہی خواہر چاہیے

قدر کھو دے گوشواروں کی دل خلقت سے جو / کان کا بالی سکینہ کے وہ گوہر چاہیے

ریشم و زر لعنت کو کر دے نظر میں سب کی ہیچ / اس کی خاطر تو سرِ زینب کی چادر چاہیے

تیرِ سرور نے سکینہ نے طمانچے رُخ پہ کھائے / باپ ایسا ہو تو پھر ایسی ہی دختر چاہیے

ننھی محمدؐ کی نواسی سر کھلے دربار میں / اور نہ بولا کوئی اس کے سر پہ چادر چاہیے

دخترِ زہرا کے سر پر ریگِ صحرا کی ردا / پر کنیزوں کے لئے ریشم کی چادر چاہیے

زیور و زر دخترانِ فاطمہؑ کا لٹ گیا / دوستوں کی عورتوں کو زیور و زر چاہیے

ہے ادیمِ خستہ دل طالب محبت کا فقط / زینتِ دنیا نہ اس کو دولت و زر چاہیے

۹۔ سلام

مجازی رنگ میں ظاہر حقیقت ہونے والی ہے / خدا کے گھر میں بندہ کی ولادت ہونے والی ہے

کمالات دُہُل نے کانپ کر تھالے کعبہ سے — ائے سجدہ کر دحق کی ولادت ہونے والی ہے

...دبا اس کی محبت کی ابھی سے اہلِ دل کرلیں — کہ روز حشر حیدر کی حکومت ہونے والی ہے

ولایت کی خبر خلقت کو دنیا کام تھا تیرا — خدا حافظ نبوت اب ولایت ہونے والی ہے

علی کی تیغ چمکی عمر ابن ود گھٹ سمٹا — الوہیت کی میدانیں نیابت ہونے والی ہے

خدا کہہ دے گا کافی ہو گیا اللہ لڑنے کو — علی سے آج تکمیل عبادت ہونے والی ہے

...اس وقت بندہ اور بندہ خود خدا ہوگا — سمجھ لیں اہل دل تفسیر وحدت ہونے والی ہے

کہا ہے رب اکبر نے اَطِعنی اَجعلکَ مِثلی — نمایاں عبد سے مالک کی قدرت ہونے والی ہے

نبی زادہ معہ الجرم پہونچا ہے مقتل میں — گنہگاران امت کی شفاعت ہونے والی ہے

سیہ آندھی اٹھی ہے آسماں سے خوں برستا ہے — زمیں کربلا پر کیا قیامت ہونے والی ہے

نبی کی آل کے وارث ہوتے سب قتل میدانیں — فلک کانپے گا اب ایسی شقاوت ہونے والی ہے

گلا تو اور رسن بستہ۔ برہنہ سر پیمبر کی — دیار شام میں تشہیر عترت ہونے والی ہے

...سبط پیمبر دل میں کچھ کچھ بستا جاتا ہے — نظر میں ہیچ اب دنیا کی زینت ہونے والی ہے

...اب تو بلائے بیکراں کا وقت آ پہونچا — نہ گھبرا خلق پر اب عام رحمت ہونے والی ہے

۱۰ سلام

...ف بتول کو خالق سے بے حساب ملا — پدر حبیب خدا آسماں جناب ملا

خود جو حشر کی خاتون تھی تو شوہر بھی — خدا کا نفس ملا مالکِ حساب ملا

...امر خدا وجہ خالق یکتا — لسان رب ہدا بولتی کتاب ملا

طور پر

کلیم دیکھ تو کعبہ میں آگئے اب جلوہ — وہ اور وقت تھا جب [illegible] جواب ملا

ملا حجاب میں حق انبیائے سابق کو — نبی کی آل سے لیکن وہ بے حجاب ملا

گناہ ہوتے ہیں غفلت سے نفس کی صادر — جہاں میں جس کو بھی دیکھا وہ محو خواب ملا

نزول رحمتِ رب کا ہے سلسلہ جاری — سکون جو ہو گیا زائل تو اضطراب ملا

حسینؑ نے جو رہِ حق میں گھر لٹا ڈالا — ثنائے ذات ہوئے ارجعی خطاب ملا

نبی کے لال کو یثرب سے بے نوا جا کر — غریب دیکس و بے آشنا خطاب ملا

نہ کیوں ہو گرد نظر میں یہ زینت دنیا — کہ خاک میں علی اکبر کا جب شباب ملا

نبی کے لال نے بچے کو رکھ کے ہاتھوں پہ — سوال آب کیا تیر سے جواب ملا

بھرا جو درد سے دل بادشاہ بیکس کا — خطا سے ہو گیا محفوظ [illegible] ثواب ملا

ادیم شکر خدا کر حسینؑ کے در سے — جگر کو درد ملا دل کو اضطراب ملا

۱۱ — سلام

مجرئی ہو گئے جو شاہ کے غمخواروں میں — ہے یقین جائیں گے فردوس کے گلزاروں میں

کیفیت غم کی رہے نفس پہ جسکے طاری — کیوں نہ ہو جائے وہ رحمت کے سزاواروں میں

کربلا تجھ سے بجز عابد و باقر افسوس — اور کوئی نہ بچا فاطمہؑ کے پیاروں میں

دردِ دل رقت قلبی ہمیں دینے کے لئے — آل احمد پھنسے ہر طرح کے آزاروں میں

ہادیوں پر تو ہے دنیا کی ہدایت لازم — اس لئے شاہ گئے نیزوں میں تلواروں میں

تھا ہدایت کا نہ منصب جو بنت زہرا — کس لئے وہ گئی پھر ظلم کے درباروں میں

قطعہ

ایک بی بی کسی کنبہ کی جو بے جرم و خطا
بال کھولے ہوئے تشہیر ہو بازاروں میں

ہے یقیں زینت دنیا سے ہٹیں سب کے دل
جو بھی کنبہ میں ہوں اس بی بی کے غمخواروں میں

بس یہی راز تھا زینبؑ نے جو کی قید قبول
اور تشہیر ہوئی سر کھلے بازاروں میں

دوستوں کے لئے تا زینت دنیا ہو ہیچ
جس سے گھر جاتے ہیں ہر طرح کے آزاروں میں

قدر زینت کی رہے اپنی نظر میں صد حیف
اور ہوں آلِ نبی سر کھلے درباروں میں

بنت زہرا ترا احسان نہ بھولیں گے ہم
تو ہمارے لئے پھرتی رہی بازاروں میں

لو لگائے ترے در پہ ہے ادیم عاصی
یہ بھی ہے جام محبت کے طلبگاروں میں

١٢- سلام

نشانِ حق زمانہ میں درِ حیدر سے ملتا ہے
طلب ہو گر نور ایماں کی تو وہ قنبر سے ملتا ہے

تماشا بیعت رضواں میں دیکھو ہاتھ بائع کا
خدا سے ملتا ہے جو دستِ پیغمبر سے ملتا ہے

علیؑ کے ہاتھ میں قوت خدا کی کام کرتی ہے
ثبوت اس امر کا قلعِ درِ خیبر سے ملتا ہے

خدا تو ہو چکا شبیر کا اب جو بھی طالب ہو
وہ لے لے آ کے ابن فاطمہؑ کے در سے ملتا ہے

شہیدانِ رہِ حق زندۂ جاوید ہوتے ہیں
ثبوت اس کا حسینؑ ابن علیؑ کے سر سے ملتا ہے

تلاوت نوک نیزہ پہ ہے آیات الہیٰ کی
کلام اللہ یوں آلِ نبی کے گھر سے ملتا ہے

جسے ملنا ہو حق سے آلِ احمد پر وہ قرباں ہو
وہ جاہ و سلطنت سے اور نہ مال و زر سے ملتا ہے

یہ فطرت ہے کہ درد و غم سے غفلت دور ہوتی ہے
الم کا درجہ ذکر اکبر و اصغر سے ملتا ہے

اُترتا ہے نشہ داروئے غم سے حبِّ دنیا کا — پیا پے جامِ غم بادشہ بے سر سے ملتا ہے

برہنہ سر رسن بستہ گئی دربارِ ظالم میں — جگر کا درد ذکرِ زینبِ مضطر سے ملتا ہے

ادیمِ بے نوا کو درد اور تسکیں ملے مولا — سکونِ قلب سب کو آپ کے ہی در سے ملتا ہے

۱۴۔ سلام

سلامی احمدِ مرسل ہر اک عالم کا سرور ہے — بفرمانِ خدا دونوں جہاں میں سب کا رہبر ہے

ہر اک مومن پہ ہر اک مومنہ پر دار دنیا میں — طلب ہے علم کی واجب یہ ارشادِ پیمبر ہے

نہیں ہے یہ کتابی علم لکھنے اور پڑھنے کا — یہ ہے وہ نورِ خالق ڈالتا جو دل کے اندر ہے

طلب نورِ بصیرت کی نہ ہو گر موت سے پہلے — تو اندھا ہی اُٹھے گا حشر میں فرمانِ داور ہے

جو چاہے ہو میری جوتی کا تسمہ خیبر سے بہتر — نہیں باقی وہ مقصد ہے یہی ارشادِ حیدر ہے

کہا ہے نَحنُ اَمرُ اللہ آلِ پاک احمد نے — کہے کُن کام ہو جائے یہ شانِ امرِ داور ہے

دلوں کو دے کر نورِ باطن تھا عطا کرنا — ہمارے واسطے قرباں ہوا سبطِ پیمبر ہے

ہمیں کیا خوف شرِ نفس سے ہم کو بچانے کو — سکینہ کے گھر میں زینبِ کبریٰ کی چادر ہے

مسلمانوں کو کیوں لذاتِ دنیا کی رہے خواہش — نبی زادے کو دعوت میں ملا جب کند خنجر ہے

لباسِ فاخرہ کی کیوں نظر میں قدر رہ جائے — برہنہ خاک پر جب لاشہ سبطِ پیمبر ہے

بچیں بحرِ فنا میں غرق ہونے سے نہ کیوں مومن — حسین ابنِ علی جب کشتیِ امت کا لنگر ہے

نظر سے کیوں نہ گر جائے ہماری زینتِ دنیا — ہجومِ عام میں جب دخترِ زہرا کھلے سر ہے

ادیمِ روسیہ کو نورِ باطن کر عطا مولا — تو ہی ہے بابِ رحمت تو ہی شہرِ علم کا در ہے

DEPARTMENT/OFFICE

File No.

Serial No.

Draft Letter / Memorandum / Telegram

No.

Dated

Date of Despatch

List of Enclosure